باہتمام مجدد الف ثانی ٹرسٹ، خانقاہ شریف
(بستی خوجہ، حلقہ ملتان، کراچی، پاکستان)

سلسلہ اشاعت نمبر 4

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

(ترمذی 3713)

لفظ ''مولا'' کا صحیح معنی و مفہوم

اور عید غدیر کی حقیقت

از قلم

ابو محمد ساقی

خادم، آل واصحاب، آل نبی اولاد علی

قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری مجددی

شجاع آبادی

ترتیب و تحقیق

محبوب العلماء حضرت علامہ

قاری محبوب الٰہی علوی سیفی

مدرس، جامعہ نصرۃ الاسلام

گوجرانوالہ

باہتمام

لائبریری ھدایت الاسلام

0305-6643463

مجدد الف ثانی ٹرسٹ، خانقاہ شریف

(بستی خوجہ، حلقہ ملتان، کراچی، پاکستان)

نام کتاب: **مَنْ کُنْتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ**

کا صحیح معنی و مفہوم و عید غدیر کی حقیقت

از قلم: مخدوم ملت مولانا قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری (شجاع آبادی)

سجادہ نشین:۔ درگاہ عالیہ قاضی القضاۃ علامہ مفتی سید ہدایت اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمہ (بستی خوجہ)

مدرس، جامعہ مجددیہ نثاریہ رحمت العلوم، کھوہ میتلیاں والا

خادم: تبلیغ صوفیاء و دعوت الی الخیر جماعت ناجیہ صالحہ بستی خوجہ ملتان

نظر ثانی: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیم اختر نقشبندی مجددی

سرپرست اعلیٰ: دار العلوم انوار مصطفیٰ، سیکٹر 7 سرجانی ٹاؤن، کراچی

حضرت علامہ مولانا محمد سلطان زاہد صاحب عبدالحکیم تحصیل و ضلع خانیوال

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

تاریخ آغاز 6،8،2021، بروز جمعۃ المبارک

تاریخ اختتام 23،8،2021، بروز پیر شریف

سن اشاعت فروری ۲۰۲۲ بامطابق ۱۳ رجب المرجب۔ ۱۴۴۳

(ملنے کا پتے)

مرکزی خانقاہ شریف، اورنگی ٹاؤن سیکٹر 4،f، مجاہد کالونی کراچی 03002230155

خانقاہ شریف، نقشبندیہ مجددیہ قادریہ سیفیہ نثاریہ بخاریہ بستی خوجہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

03017570722

علامہ قاری محبوب الٰہی علوی سیفی: خطیب جامع مسجد عثمانیہ مین بازار رہوالی

مدرس، جامعہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ 03006465305

مکتبہ مہرویہ کاظمیہ نیو ملتان 03016982154

علامہ مولانا قاری عبدالخالق قادری نقشبندی 03016144423

مہتمم، جامعہ خاتم النّبیین غوثیہ مجددیہ، حافظ آباد دھنوٹ

فہرست

تعارف

لائبریری ھدایت الاسلام یہ ہمارے اسلاف کی یادگار ہے، شیخ المشائخ حضرت علامہ پیر سید مفتی ھدایت اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمہ کے نام سے منسوب ہے جو اپنے وقت کے جید عالم اور فقہ کے مفتی اعظم تھے آپ کثیر کتب کے مصنف تھے آپ کے وصال مبارک کے بعد سلسلہ تصنیف رک گیا تھا اور بعد میں الحمدللہ جب ایک مرد حق کی نگاہ لطف و کرم ہوئی تو یہ تصنیف، شریعت وطریقت، سلوک وتصوف، جو اکابرین کا سلسلہ رکا ہوا تھا وہ دوبارہ جاری وساری ہوگیا، ان شاء اللہ یہ قیامت تک جاری رہے گا، میری مراد شیخ طریقت رہبر شریعت خوشبوئے مجدد الف ثانی حضرت اقدس صوفی نثار الحق حنفی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کی ذات مقدسہ ہے اور آپ کی ذات مقدسہ کے طفیل، اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت عطا فرمائیں آمین ثم آمین

بندہ عاجز بھی کئی مسائل میں تذبذب کا شکار تھا الحمدللہ ایک اور روحانی شخصیت شیخ الحدیث محقق دوراں حضرت علامہ غلام رسول قاسمی صاحب کے روحانی فیوض وبرکات سے حل ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور صحت عطا فرمائے

☆لائبریری ھدایت الاسلام کوشاں ہے کہ وقتاً فوقتاً عقائد باطلہ کا رد کیا جائے اور اپنے سادات کرام اور عوام اہل سنت کو عقائد باطلہ سے آگاہ کیا جائے اور خالصتاً مسلک حق اہل سنت حنفی ماتریدی کی ترجمانی کی جائے اور اسی منشور کو لیکر ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔

الحمدللہ عوام اہل سنت اور علماء اہل سنت ہمارے اس عزم میں بھرپور ساتھ ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ساتھ رہیں گئے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ لائبریری ھدایت الاسلام شعبہ نشر اشاعت، مجدد الف ثانی ٹرسٹ بستی خوجہ شریف تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے زیر اہتمام بندہ عاجز کی یہ چوتھی کاوش ہے۔

☆ پہلی کاوش ☆ ہزار سالہ مجدد کا مقام

جو حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ہے

الحمدللہ بندہ عاجز کو ہزار سالہ مجدد کا مقام لکھنے پر۔ بھیل ادبی سنگت انٹرنیشنل ادبی ایوارڈ ننکانہ صاحب کی جانب سے ایوارڈ ملا ہے اور الحمدللہ ضلع ملتان ڈیوژن میں یہ منفرد ایوارڈ تھا ضلع ملتان میں سے صرف بندہ عاجز ہی شامل تھا (28،3،2021)

☆ دوسری کاوش ☆ اہل بیت سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق رضی اللہ عنہ

جس میں 35 اقوال ہیں اہل بیت علیہم السلام کے اس میں 20 ارشادات تو حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے وہ ہیں جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں

☆ تیسری کاوش ☆ **اَلدُّرَّۃُ الاَکبَرُ فِی مَنَاقِبِ سیدنا صِدِّیق اَکبَرُ**

رضی اللہ عنہ ہے (المعروف تحفہ بخاری)

(تحفہ بخاری ایوارڈ یافتہ تنظیم کارِ خیر گجرانوالہ آل پاکستان مقابلہ کتب میں دوسری پوزیشن پر تنظیم کارِ خیر گجرانوالہ سے گولڈ میڈل حاصل کیا، مورخہ 21 نومبر 2021)

☆ چوتھی کاوش ☆ **مَنْ کُنْتُ مَولاَہُ فَعَلِیٌّ مَولاَہُ**

کا صحیح معنی و مفہوم اور عید غدیر کی حقیقت

لائبریری ھدایت الاسلام شعبہ نشر اشاعت ، مجدد الف ثانی ٹرسٹ بستی خوجہ شریف تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے زیر اہتمام یہ رسالہ منظر عام پر آپ کے سامنے ہے۔ بندہ عاجز مخدوم قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جن حضرات نے اس کام کو پایائے تکمیل تک پہچانے میں میرے ساتھ ساتھ رہے ہیں اور اپنے مفید مشوروں سے نواز کر اس کار خیر میں شمولیت کی ہے

بندہ عاجز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دوست احباب اور علمائے حضرات کو سلامت رکھے اور یہ کارواں ان دوستوں کے تعاون سے ہمیشہ رواں دواں رہے۔

☆ ان شاء اللہ تعالیٰ مجدد الف ثانی ٹرسٹ کے کچھ مقاصد ہیں وہ بہت جلد کامیاب ہوں گے۔ جن میں ایک مقصد شعبہ نشر اشاعت کا ہے اور ایک مقصد خاص یہ ہے کہ مجدد الف ثانی کے زیرے اہتمام اولا د زھرا سیدہ طیبہ بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت سادات کرام کی تعلیم و تربیت اور سادات کرام کے عقائد و نظریات کو عقائد باطلہ سے محفوظ رکھنا اور مسلک حق اہل سنت حنفی ماتریدی عقائد پر سادات کرام کی تعلیم و تربیت کر کے سادات کرام کو منبر و محراب کا وارث بنایا جائے۔

اس مشن میں تمام عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، علماء ومشائخ اور مخیّر حضرات کی توجہ کو مبذول کرتے ہوئے اس کار خیر میں شامل ہونے کی دعوت پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس مقصد میں آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین

انتساب

امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ باقی باللہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت عالی امام ربانی واقف رموز مقطعات قرآنی شہباز لامکانی حجۃ اللہ فی الارض

حضرت الشیخ احمد فاروقی سرھندی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المشائخ سیدی وسندی پیر طریقت رہبر شریعت خوشبوئے مجدد الف ثانی

حضرت اقدس صوفی نثار الحق نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اور آپ کے صاحبزادگان

الحافظ القاری حضرت جلیس الحق دامت برکاتہم العالیہ

حضرت محمد اکرام الحق دامت برکاتہم العالیہ

حضرت احمد انعام الحق دامت برکاتہم العالیہ

....

بندہ عاجز اپنی اس کاوش کو ان حضرات کی نظر کرتا ہے

میرے مرشد لجپال کریم حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفائے حضرات اور خاص کر

پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ مولانا مخدوم سید صوفی سجاد حسین شاہ بخاری نقشبندی مجددی
دامت برکاتہم العالیہ،

امیر وخلیفہ مرکزی خانقاہ شریف
آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ نثاریہ سیفیہ بخاریہ (بستی خوجہ شریف)
تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ مولانا ذاکر احمد نقشبندی مجددی
دامت برکاتہم العالیہ

امیر وخلیفہ مرکزی خانقاہ شریف
آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ نثاریہ سیفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی

یادگار اسلاف ومشائخ عظام

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید مبارک شاہ بخاری اچوی علیہ الرحمہ (مزار شریف اڈا پیر مبارک شاہ)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید بہاون شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید جندوڈا شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید ھدایت اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید غوث شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف ڈبہ جاگیر ظریف شہید)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید بھلے شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید رحمت اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید غلام قادر شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید غلام حیدر شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید کرم حسین شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف ٹبہ پیر قائم الدین شاہ نوری لعل)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید عبداللہ شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ پیر سید فقیر شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ پیر سید غریب شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید نور عالم شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی غوث پور نوری لعل)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید حضور حسین شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی غوث پور نوری لعل)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید حافظ منظور حسین شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف ٹبہ جاگیر)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید بہاول الدین شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

☆ شیخ المشائخ حضرت پیر سید سراج الدین شاہ بخاری علیہ الرحمہ (مزار شریف بستی خوجہ شریف)

برائے ایصالِ ثواب

شیخ المشائخ حضرت پیر سید مہدی حسن شاہ گیلانی علیہ الرحمہ (ٹھٹھ گھلو)

اور

☆ والد محترم، شیخ المشائخ حضرت پیر سید عبداللہ شاہ بخاری علیہ الرحمہ

(بستی خوجہ شریف)

اور

شیخ المشائخ حضرت پیر سید عبدالقادر شاہ بخاری علیہ الرحمہ (دھنوٹ، لودھراں)

اور

امام الحفاظ الحافظ القاری استاذیم حافظ قادر بخش مَکّوَل نقشبندی علیہ الرحمہ

(بستی خوجہ شریف)

اور

استادمحترم قاری القراء حضرت علامہ پیر قاری محمد عبدالقیوم عباسی نقشبندی علیہ الرحمہ

(کوٹلی جھنڈیر شجاع آباد)

اور

ہمارے پیارے دوست پیر طریقت رہبر شریعت محبوب اولیاء وعلماء فقیر محمد عاشق حسین

نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ (نقشبند منزل گرین ٹاون ملتان)

وُ

دیگر خاندان بخاریہ واُمت مسلمہ

تبصرہ ادارہ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مخدوم سید سجاد حسین شاہ بخاری نقشبندی مجددی

عید غدیر خم کی حقیقت اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

18۔ذوالحجہ کو مدتوں سے ساری دنیا میں امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا رہا۔کسی کے وہم میں برسوں سے عید غدیر خم نہیں تھی ۔رافضیوں کی پیروی کرتے ہوئے کچھ نیم رافضی بھی عید غدیر کا جشن منانا شروع کر دیا اور سوشل میڈیا پر اس عید کا پرچار ہونے لگا جس کی زد میں بہت سارے لوگ آ چکے ہیں بلکہ بہت سارے علماء و گدی نشین بھی اس میں ملبوث ہیں ۔اب بعض کہتے ہیں کہ اس دن کو شہادت منائی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ اس دن کو عید غدیر منایا جائے ۔۔

الحمد للہ ہم سنیوں کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے محبت ہے اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے بھی پیار و محبت ہے اس لیے کہ آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان ہے ’’ **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ** اب سنی کو کیا کرنا چاہئے (یوم شہادت منائے یا یوم عید غدیر منائی) میرے بھائی یوم شہادت منانے میں تو کوئی گناہ نہیں ہے مگر 18 ذوالحجہ کو یوم عید غدیر منانا گناہ ہے اور یہ طریقہ ان فساق کی ایجاد ہے جو صحابہ کرام سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کو گالیاں بکتے ہیں اور گستاخیاں کرتے ہیں اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اگر کوئی یہ کہہ کہ میں صحابہ کرام کی گستاخی نہیں کرتا اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت کا انکار نہیں کرتا لیکن 18 ذوالحج کو یوم عید غدیر خم مناؤں گا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت میں آ کر۔ پھر بھی یہ شخص عید غدیر نہیں منا سکتا کیونکہ یہ طریقہ

روافض کا ہے اور اس میں بغض سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شامل ہے۔
غدیر خم کا واقعہ صحیح ہے اور سچا ہے لیکن غدیر خم کی حقیقت یہ نہیں جو رافضی بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کن عقائد بیان کر کے اپنے عقائد باطلہ کی تشہیر کرتے ہیں۔
غدیر خم کی حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کسی نے آکر شکایت کی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام غدیر خم پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مجمع میں مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت کو بیان فرمایا ان الفاظ کے ساتھ ''**مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ**'' جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں اس کی وضاحت وتشریح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت فرمادی تھی ان الفاظ کے ساتھ ''**اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ**'' اے! اللہ جو علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ اس کے علاوہ باقی کوئی بات نہیں تھی اور نہ ہی اس سے مراد خلافت باطنیہ کا کوئی مسئلہ تھا اور نہ ہی خلافت بلافصل کا کوئی مسئلہ تھا اب جو بھی سنی 18 ذوالحجہ کو یوم عید غدیر منائی گئی وہ خود سوچے کہ وہ کن خرافات کا مرتکب ہوگا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت میں آکر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بغض ظاہر ہو کسی بھی طریقہ سے ایسی محبت یا عبادت کوئی قابل قبول نہیں۔
☆ صاحب تاج العروس نے لفظ ''مولیٰ'' کے متعدد معانی لکھے ہیں جو پیش خدمت ہیں۔
(اَلْمَوْلیٰ: اَلْمَالِکُ: اَلْعَبْدُ: اَلْمُعْتِقُ: اَلْمُعْتَقُ: اَلصَّاحِبُ: اَلْقَرِيْبُ: اَلْجَارُ: اَلْحَلِيْفُ: اِبْنُ الْعَمِّ: اَلنَّزِيْلُ: اَلشَّرِيْکُ: اِبْنُ الْاُخْتِ: اَلْوَلِيُّ: اَلرَّبُّ: اَلنَّاصِرُ: اَلْمُنْعِمُ: اَلْمُحِبُّ: اَلتَّابِعُ: اَلصِّهْرُ
(تاج العروس، القاہرہ الطبعہ، ج10، ص398، ضیاء النبی، ج4، ص786)

یہاں یہ واضح ہوگیا کہ مولیٰ کا معنی خلافت نہیں اوران معانی سے خلافت پر استدلال کرنا بے محل ہے۔ نیز شیعہ نے اپنے اصول میں امر کی بار بار تصریح کی ہے کہ خلافت کو ثابت کرنے کے لئے دلیل کا قطعی اور حدیث کا متواتر ہونا ضروری ہے جو دلیل قطعی نہ ہواور جو حدیث متواتر نہ،ان سے خلافت ثابت نہیں ہوسکتی، کیونکہ یہ امر شیعہ کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے اور چونکہ یہ حدیث خبر متواتر نہیں اس لئے سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت پر اس سے استدلال کرنا ان کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے، اس لئے قابل تسلیم نہیں۔۔

☆ حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"تعین معانی مشترک بے دلیل اعتبار ندارد وماوایشاں معتقدیم برصحت ارادت محبوب وناصر۔ وعلی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ سیدنا وناصرنا وحبیب ما است وسیاق حدیث نیز دریں معنی است" (مدارج النبوۃ، ج2،ص402،ضیاء النبی، ج4،ص787)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ مشترک کے متعدد معانی سے کسی ایک معنی کی تخصیص یا تعین کے لئے دلیل درکار ہے اور بغیر دلیل کے اس کے متعدد معانی سے ایک معنی کی تعیین درست نہیں۔ ہم اہل سنت اور وہ اہل شیعہ اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہمارے محبوب، ہمارے مددگار اور ہمارے سردار ہیں۔ اور حدیث کا سیاق بھی انہیں معانی کی تائید کرتا ہے کہ ان لوگوں نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر جو اعتراض کئے ہیں وہ بے معنی اور لغو ہیں۔ بلکہ آپ تو تمام مسلمانوں کے محبوب، مددگار، اور سردار ہیں۔

☆ نیز حدیث میں لفظ مولیٰ مذکور ہے اور مولیٰ لفظ امام کے معنی میں نہ ازروئے لغت اور نہ

از روئے ،شریعت مستعمل ہوتا ہے۔جب لغت اور شریعت دونوں مولیٰ کوامام کے معنی میں استعمال نہیں کرتیں تواس سے پتا چلتا ہے کہ اس ارشادگرامی کا مقصد یہ تھا کہ اگرکسی کے دل میں شیرخدارضی اللہ عنہ کے بارے میں بغض اورناراضگی کا کوئی شائبہ تک بھی ہوتو وہ اس سے اجتناب کرے اوردستبرداری کا اعلان کردے۔

☆ علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ ہم ایک لمحہ کے لئے اگرتسلیم کرلیں کہ یہاں مولیٰ اولیٰ کے معنی میں ہے،لیکن یہ کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیٰ سے امام مراد ہے بلکہ اولویت ازروئے تقرب اتباع ہے۔چنانچہ قرآن کریم میں ہے

”اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرَاهِیۡمَ لَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَاالنَّبِیُّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا“ (سورۃ آل عمران68) بےشک نزدیک تر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ تھے جنہوں نے ان کی پیروی کی ،نیز یہ نبی کریم اور جواس نبی پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ مددگار ہے مومنوں کا۔۔

☆ نیز تمام دلائل سے اقوی دلیل یہ ہے کہ خودسیدناعلی المرتضی شیرخدا کرم اللہ وجہہ نے کسی وقت بھی اپنی خلافت کوثابت کرنے کے لئے اس حدیث سے استدلال نہیں کیا۔اگراس حدیث کا وہی مفہوم ہوتا جوشیعہ کہتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس ارشادنبوی علیہ السلام سے ضروراستدلال کرتے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان جب اپنے آقا علیہ الصلوٰۃُ والسلام کا یہ فرمان واجب الاذعان سنتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضورعلیہ الصلوٰۃُ والسلام خلیفہ ہیں تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی اورشخص کوخلیفہ ہرگز نہ بناتے۔حضرت علی علیہ السلام کا اپنی خلافت کوثابت کرنے کے لئے کسی بھی وقت اس روایت سے استدلال نہ کرنا اس بات کی اقویٰ دلیل ہے کہ یہاں مولیٰ کے معنی خلیفہ نہیں بلکہ ناصر،محبّ اورسردار ہے

☆اس دور میں عید غدیر خم منانا فتنہ فساد کی بنیاد ہے جیسا کہ 18 ذوالحج 351ہجری کو اس فتنہ کی بنیاد معز الدولہ نے رکھی تھی۔

☆الحمدللہ حدیث شریف "**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ**" کی تشریح اور عید غدیر خم کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے برادر اصغر مجاہد اہل سنت محافظ ناموس رسالت واہل بیت وصحابہ حضرت علامہ مولانا قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری صاحب دام ظلہٗ نے عمدہ طریقے اور عرق ریزی سے مواد جمع کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اور پیرومرشد قطب الاقطاب ردیف کمالات علوم معارف کے خزائن حضرت اقدس صوفی نثار الحق نقشبندی مجددی نوراللہ مرقد کی توجہ ونگاہ سے مقبولیت عام فرمائے، آمین ثم آمین۔

والسلام، علامہ سید سجاد حسین شاہ بخاری مجددی، 24 محرم 2 ستمبر 2021

تقریظ سعید

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم القدسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(1) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ برحق ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے تین خلفاء راشدین کے بعد ہی امت میں سب سے افضل واعلم ہیں۔ آپ کے مخالفین آپ رضی اللہ عنہ کو سرے سے خلیفہ تسلیم ہی نہیں کرتے

،کیا پہلا اور کیا چوتھا۔جس طرح کہ اس کو مروان نے بیان کیا ہے(ابوداؤد،4646)
انہی لوگوں کا رد کرتے ہوئے امام خلال علیہ الرحمہ نے عنوان قائم کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چوتھے نمبر پر حق ہے حق ہے(السنۃ للخلال)
اسی لیے روافض کی کتاب مناقب شھر آشوب میں آپ رضی اللہ عنہ کا فرمان منقول ہے **(مَنۡ لَّمۡ يَقُلۡ اِنِّیۡ رَابِعُ الۡخُلَفَاءِ، الخ)** یعنی جس نے مجھے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ تعالیٰ کی ،فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔مسلمان حق چار یار کا نعرہ اسی لیے لگاتے ہیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرنے والوں کو جواب دیا جاسکے۔
(2)حدیث **مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ** کا شان ورود ترمذی اور اسنی المطالب وغیرہ میں واضح طور پر مذکور ہے جب آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کا اظہار کیا گیا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے کا حکم دیا،مولا بمعنی دوست پر یہ واضح قرینہ ہے اور روافض اس جیسے معنی کو بیان کرنے سے سخت گھبراتے ہیں۔
مولا بمعنی دوست پر دوسرا قرینہ **اللھم وال من والاہ** کے الفاظ ہیں اور تیسرا قرینہ **وَانۡصُرۡ مَنۡ نَّصَرَہٗ** کے الفاظ ہیں۔چوتھا قرینہ: **وَخۡذُلۡ مَنۡ خَذَلَہٗ** کے الفاظ ہیں۔اور یہی معنی امام شافعی سے لیکر چودھویں صدی کے علماء تک سب نے کیا ہے۔
(3) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت اور خدمت اور مدد کا مفہوم بے شمار ہستیوں کے لیے ثابت ہے۔اللہ کریم نے فرمایا **اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوۡلٰہُ وَجِبۡرَائِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ** (التحریم) دوسرے مقام پر فرمایا **وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلِیَاءُ بَعۡضٍ** (سورۃ التوبہ: آیت 71)

حدیث شریف میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمان موجود ہے :اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا ،اور فرمایا ان کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مولا نہیں ہے (بخاری)

اور فرمایا ہر نبی کا کوئی نہ کوئی مددگار ہوتا ہے میرا مددگار زبیر بن عوام ہے (بخاری) مدینہ شریف کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام انصار ہی ہے اور انصاری کا معنی ہے مددگار۔اس حدیث میں واضح ہوگیا کہ کہ مولا سے مراد دوست ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ دوست بمعنی محبوب ہوتا ہے اور مددھونا ہے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خاصہ بھی یہی ہے

(4) حضرت قبلہ پیر سید شوکت حسین شاہ بخاری زید مجدھم نے اس موضوع پر قلم اُٹھا کر بہت اہم ذمہ داری کو نبھایا ہے اور اس موضوع کی مختلف جہات کا نہایت زبردست احاطہ فرمایا ہے۔اللہ کریم جناب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو آپ کی تحقیقات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

فقیر غلام رسول قاسمی (6،11،2021، بروز ہفتہ، بمطابق 30 ربیع الاول شریف)

تقریظ سعید

حضرت علامہ مولانا مفتی ابرار احمد سعیدی صاحب

الحمد لله الذی اخترع ماهیات الاشیاء بفیض وجودہٖ وکساهم حلل الوجود بجودہٖ وبقو ابقاء شهودہٖ والصلوٰۃ والسلام علی قطب دائره الوجود وساکن مقعد الصدق ومقام محمود سیدنا محمد الشاهد علی الغائب و

الموجودوعلی آلہٖ واصحابہ المقصودامابعد

حدیث صحیح مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔کی فنی حیثیت

یہ حدیث پاک سنداورفن کے لحاظ نہایت مضبوطاوراصول حدیث کے زاویہ کے مطابق بلند پایہ احادیث میں تواتر کی حدکوپہنچی ہوئی ہے۔۔

محدث کبیرملاعلی قاری قدس سرہ لکھتے ہیں''**بل بعض الحفاظ عده متواترا** ''
(مرقاۃ،ج11ص342)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (قِطفُ اَلازھار) میں اسے22صحابہ کرام علیہم الرضوان سے روایت کیا ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 30 صحابہ کرام علیہم الرضوان اس کے راوی ہیں (تحقیق علی شرف المصطفی ،ج5،ص495)

علامہ مناوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں''قال المصنف حدیث متواتر''اسی حدیث کوامام ترمذی ،نسائی،ابن ماجہ،امام احمد بن حنبل نے سیدنا براء بن عازب بریدۃ ۔زید بن ارقم وغیرھم رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔علامہ ہیثمی علیہ الرحمہ کیا مسند احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں اور صحیح کے رجال ہیں (فیض القدیر،ج2،ص282)

لفظ مولا کا معنی

اس کا مادہ اشتقاق و،ل،ی، ہے جیسا کہ لغت کی مسند کتابوں میں (70) کے قریب معانی لکھے گئے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ یہ لفظ مشترک ہے اور مشترک کا کوئی ایک معنی مراد لینے کیلئے قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے،دومعانی پرخود حدیث میں قرینے موجود ہیں

1۔اولیٰ بمعنی اقرب ہے ۔اب حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ جو مجھے اپنے قریب سمجھتا ہے وہ

میرے علی کو بھی قریب سمجھے۔

2۔محبوب،دوست ''**اللّٰھم وال من والاہ** ''اب مفہوم یہ ہوگا جو مجھے محبوب و دوست رکھتا ہے وہ علی کو بھی محبوب و دوست رکھے۔

3۔حضور علیہ الصلوٰۃُ والسلام اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بیک وقت مولا ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مولیٰ کے معنی محبوب اور دوست کے ہوں۔ایک ہی وقت میں دو امام،حاکم اور صاحب تصرف ممکن نہیں۔

علامہ فضل اللہ تورپشتی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

وازینجا لازم آمد کہ ولایت علی در فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قائم بودہ باشد وآں روانہ باشد کہ وے یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہٖ وسلم در حکم ولایت مشارک باشد (المعتمد فی المعتقد 208) یہی علامہ اسی صفحہ پر آگے جا کر لکھتے ہیں۔پس مراد ازیں موالات مولالات دین است ومفہوم حدیث آنست کہ ھر کہ من دوست ویار وہم علی دوست ویاروی است۔مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پوتے سیدنا حسن بن حسن بن علی سے اس حدیث کا معنی پوچھا گیا۔فرمایا

،اماواللہ ان لوعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بذالک الامارۃ والسلطان والقیام علی الناس لہٗ فصح لھم بذالک کماافصح لھم باالصلوٰۃ والزکوٰۃ وصیام رمضان وحج البیت ولقال لھم ایھاالناس ان ھذاولی امرکم من بعدی فاسمعوالہ واطیعوافان انصح الناس کان للمسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تھذیب الکمال،ج6،ص86،طبقات ابن سعد،ج4ص8،الاعتقاد للبیہقی،ص254،النھی عن سب الاصحاب،ص61)

ملا باقر مجلسی شیعہ نے حسن بن طریف سے روایت کیا کہ میں نے ابو محمد کو لکھا کہ مولا کا معنی کیا انہوں نے جواب دیا ہے کہ جب مسلمانوں میں تفرقہ پڑے تو اس وقت پہچانا جائے کہ آپ کرم اللہ وجہہ الکریم حزب اللہ ہیں (بحار الانوار، ج09، ص267) معلوم ہوا کہ مولا کا معنی خلیفہ بلافصل کرنے والے اہل بیت کے دشمن ہیں کیونکہ یہ معنی اہل سنت نے نہیں کیا۔ **ان علیا صرح نفسہ بانہ** ﷺ (مرقاۃ، ج11، ص349)

سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ولاء الاسلام مراد ہے

علامہ عبد العزیز پرھاروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **فان المولیٰ بعنی ذی الحسب لا الاولیٰ با تصرف** (مرام الکلام، ص73)

پیر محمد طاہر حسین قادری صاحب (آستانہ عالیہ منگانی شریف جھنگ) فرماتے ہیں کہ حدیث میں مولیٰ بمعنی محبوب و مددگار ہے (لمعات قطب، ص29)

ایک اور روایت سے بھی اس کا معنی سمجھا جا سکتا ہے ''**من کنت نبیہ فعلی ولیہ**'' (فیض القدیر، ج2، ص282) یعنی جس کا میں نبی ہوں علی اس کے ولی ہیں۔

بہر حال ہمارے مخدوم و محترم فخر السادات حضرت قبلہ سید محمد شوکت حسین صاحب بخاری نقشبندی مجددی دام اللہ فیضہ واطال اللہ عمرہ نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس حدیث کے صحیح معنی و مفہوم اور عید غدیر کی حقیقت پر قلم اٹھا کر اہل سنت کے عقیدہ کو واضح کر دیا ہے اور شب دیجور میں بھٹکنے والوں کو خورشید منور کی روشنی دی ہے: اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور قلم کے فیض کو باقی رکھے۔

یاد رکھیے جو بھی اہل تشیع کے خلاف اور اہل سنت کے حق میں لکھے گا وہ یقیناً مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں منظور و مقبول ہوگا۔ **ھذا سمعت من علماء نا و اصفیاء نا**

فقیر ابرار احمد سعیدی، خادم جامعہ عظمت الاسلام، عبد الحکیم ۔26 محرم الحرام، 1443،

4 ستمبر 2021، بروز ہفتہ

تقریظ سعید

حضرت علامہ محمد سلطان زاہد قادری صاحب

الحمدلله رب العالمين والاعاقبة للمتقين

والصلوٰة والسلام على سيدنا خاتم النبين امابعد

طلاقت لسانی اور ہے حقیقت بیانی اور۔ کاغذ کا پھول خوشنما تو ہوسکتا ہے خوشبودار نہیں ایسے ہی مبنی برصداقت گھر کی گواہی کے ہوتے ہوئے کذب بیانی اور ملمع سازی سے کام نہیں چل سکتا۔ حدیث **مَنۡ كُنۡتُ مَولَاهُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاهُ** کے حوالہ سے خانہ اقدس کی ہی گواہی ملاحظہ کیجئے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پڑپوتے سیدنا حسن بن مثنی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا معنی پوچھا گیا تو فرمایا اس سے امارۃ اور سلطنت مراد نہیں۔ **والله لئن كان الله ورسوله اختار عليا لهذا الامر وجعله القائم للمسلمين من بعده ثم ترک علی امرالله ورسوله لكان على اول من ترک امرالله ورسوله** (ابن عساکر، ج4، ص166)

اللہ تعالیٰ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ورسول علیہ السلام نے حضرت علی رضی الہ عنہ کو قائم مقام بنایا تھا تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خدا اور سول کے حکم کو چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہونگے جنہوں نے خدا ورسول کے حکم کو چھوڑا (حالانکہ ایسا نہیں ہوسکتا)

ہمارے محترم ومکرم حضرت قبلہ سید شوکت حسین بخاری صاحب زید فضلہ نے اس حوالہ سے خوب کام کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔اللہ کریم زور قلم اورزیادہ فرمائے، **اللھم زدفزد**

فقیر سلطان زاہد قادری، 7 صفر المظفر 1443 ہجری، 2021،9،15 بروز بدھ

مقدمہ

من جانب جامعہ نثاریہ حبیب العلوم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکرم نقشبندی مجددی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃُ والسلام علی رسولہٖ الکریم امابعدفاعوذباللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم "اِنَّ الۡاَبۡرَارَلَفِیۡ نَعِیۡم " قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعادمن عاداہ** (رواہ مسند احمد) **قال رسول ﷺ فی مقام آخر "حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثناالفضل بن دکین ثنابن ابی عیینۃ عن الحسن عن سعیدبن جبیرعن عباس عن بریدہ قال غزوت مع علی الیمن فرأیت منہ جفوۃ۔ فلماقدمت علی**

رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکرت علیافنقصته فرأیت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر۔ یابریدة الست اولیٰ بالمومنین من انفسهم قلت بلی یارسول الله صلی علیه وسلم،قال من کنت مولاه فعلی مولاه"اسنادہٗ صحیح علی شرط الشیخین،

رواہ المسند (ج5،ص347،ح22995)

فقال یابریدة الست اولیٰ بالمومنین من انفسهم قلت بلی یارسول الله صلی علیه وسلم،قال من کنت مولاه فعلی مولاه"(اسنادہٗصحیح علی شرط الشیخین،رواہ المسند احمد بن حنبل،ج5،ص347،ح22995) صدق اللہ العظیم **وبلغنارسوله النبی الکریم الامین المکین الروف الرحیم۔**

اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد کے بعد اور اس کے مقرب حاص الخاص رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کڑوہاں درودوسلام ہواور آپ علیہ الصلوٰۃُ والسلام کی آل واصحاب اور تمام متبعین علیہم الرضوان پر بے شمار رحمتوں کا نزول ہو۔

اوراس کے بعد بندہ ناچیز کو مخدوم قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب کو دیکھنے کا حکم اور ساتھ ایک عریضہ اس مضمون کے مطابقت سے لکھنے کا حکم بھی صادر فرمایا توسب سے پہلے بندہ ناچیز (مفتی محمد اکرم نقشبندی) قبلہ شاہ صاحب کو خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہے۔کیونکہ قبلہ شاہ صاحب نے بہت کم وقت میں بہت زیادہ مدلل اور جامع ومانع مواد جمع کر کے اس کو کتابی

شکل میں اہل سنت کے لئے ایک گراں قدر قیمتی خزانہ پیش کیا ہے اس میں قبلہ شاہ صاحب نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کو لفظ مولیٰ سے واضح کر کے رافضیوں کا رد بلیغ کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ قبلہ شاہ صاحب کی اس کاوش کو اپنی مقدس بارگاہ میں قبول فرمائے آمین بجاہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بجاہ سیدنا ابی بکر و عمر و عثمان و علی و فاطمہ و حسن و حسین سلام اللہ علیہم۔

بندہ عاجز نے جب اس کا مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ قبلہ شاہ صاحب نے کمال کر دیا اور اس موضوع کی مطابقت سے ہر ہر گوشے پر سیر حاصل گفتگو قرآن و احادیث اور اقوال سلف صالحین اور عقلی و نقلی دلائل سے مزین کر دیا ہے اب ہمارے لکھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مگر آپ کے حکم کے تحت بندہ ناچیز عرض کر دیتا ہے۔ اس امید پر کہ قبلہ شاہ صاحب بارگاہ الوہیت میں خصوصی دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک لوگوں کی معیت و صحبت عطا فرمائے۔

لفظ مولا کی تحقیق

قبلہ شاہ صاحب کی پوری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری وصال کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہر ایک پر قیامت تک فضیلت کلی حاصل اور باقی صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ان کے مراتب و شان کے مطابق جزوی فضیلت اور حدیث **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** میں مولیٰ سے مراد خلافت بلافصل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہرگز مراد نہیں اور نہ ہی اس جگہ خلافت بلافصل والا معنی مراد ہے

قبلہ شاہ صاحب کے مقدس مضمون کو سمجھنے کے لیے ہم چند مقدمات باندھتے ہیں ان مقدمات کو سمجھنے کے بعد قبلہ شاہ صاحب کی عظیم تصنیف کا مفہوم روز روشن کی طرح بالکل واضح ہوجائے گا

مقدمہ اول

حدیث میں حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشاء شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لفظ مولیٰ سے ارشاد فرمایا تو لفظ مولیٰ سے کیا مراد ہے تو یاد رکھیں لفظ مولیٰ کے بہت سارے معانی ہیں لغت عرب میں علامہ ابن عربی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

1۔ **المولیٰ المالک**: یعنی مولیٰ کا معنی مالک بھی ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ ہے

2۔ **المولیٰ ابن العم**: یعنی چچازاد بھائی کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

3۔ **المولیٰ المعتق**: یعنی آزاد کرنے والے کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

4۔ **المولیٰ المعتق**: یعنی جس غلام کو آزاد کیا جائے تو اس کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

5۔ **المولیٰ الجار**: یعنی ساتھ والے ہمسائے کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

6۔ **المولیٰ الشریک**: یعنی دو چیزوں میں شراکت کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

7۔ **المولیٰ الحلیف**: یعنی مددگار کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

8۔ **المولیٰ المحب**: یعنی محبت کرنے والے کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

9۔ **المولیٰ اللَّوِیُّ**: یعنی بااثر دوست کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

10۔ **المولیٰ الوی**: یعنی دوستی کرنے والے کو بھی مولیٰ کہتے ہیں

(باقی تفصیل کا شاہ صاحب کے مضمون میں مطالعہ کریں)

مقدمہ ثانی

جب ایک لفظ کے بہت سارے معانی ہوں اور ہرایک معنی کی وضع بھی الگ الگ ہوتو اس لفظ کومشترک کہتے ہیں۔یعنی مشترک اسے کہتے ہیں کہ ایک لفظ کے دومعنی ہوں یا پھرالگ الگ معانی ہوں جن کی حقیقتیں مختلف ہوں۔تو اب تعریف کا ما حاصل یہ ہوا کہ جس ایک لفظ کے بہت سارے معانی ہوں اور ہر معنی کی حقیقت مختلف ہوتو اس کومشترک کہتے ہیں جس طرح لفظ مولیٰ ایک ہے لیکن اس کے معانی بہت ہیں۔

☆مشترک لفظ کا حکم☆

"**وحکم المشترک التوقف الی القرینه**"یعنی جب تک کوئی قرینہ موجود نہ ہوتو اس وقت تک مشترک کے بہت سارے معانی میں سے کوئی معنی بھی نہیں چن سکتے (شرح فتح القدیر، ج4،ص443، فتح القدیر لکمال بن الھمام، ج10،ص67)

یعنی بغیر قرینہ کے اور سیاق وسباق کو دیکھے بغیر مشترک لفظ کے بہت سارے معانی میں سے کوئی بھی ایک معنی منتخب کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

فلہٰذا مولیٰ کا معنی خلیفہ لینا حدیث مبارکہ کے بالکل سیاق وسباق اور حدیث کے شان نزول کے منافی ہے اور جو معنی قبلہ شاہ صاحب نے لیا ہے وہ حدیث پاک کے عین مطابق ہے جس کو ہم آگے بیان کریں گے۔

تیسرا مقدمہ

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی شان میں لفظ مولیٰ کب فرمایا جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام حجۃ الوداع سے مکہ معظّمہ سے واپسی تشریف

لارہے تھے تومقام غدیرخم پرجلوہ گرہوئے اورقیام فرمایااوراسی جگہ پرسیدناعلی شیرخدارضی اللہ عنہ کاہاتھ مبارک پکڑکرارشادفرمایا''**من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعادمن عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعناہ وانصرمن نصرہ واخذل من خذلہ**''

(بیان المشکل الاثارالطحاوی،ج4،ص213)

چوتھامقدمہ

جب لفظ کی تاویل دلیل شرعی اورسیاق وسباق اورقرینہ سے کردی جائے تووہ لفظ مؤول ہوجاتاہےاورمؤول کی تعریف علماءنےیوں کی ہے

''**ثم اذاترجح بعض وجوہ المشترک بغالب الرای یصیرمؤولاوحکم المؤول۔**

وجوب مع احتمال الخطاء''(اصول الشاشی،ص30)

یعنی جب غالب رائے کے ذریعے مشترک معانی میں سے کسی ایک بھی معنی کومنتخب کردیاجائےتولفظ مؤول ہوجاتاہےاوراس کاحکم یہ ہےکہ اس پرعلم کرناواجب ہواکرتاہے اگرچہ اس میں خطائےاجتہادی کااحتمال بھی موجودہو۔

پانچواں مقدمہ

حدیث میں لفظ مولیٰ سے پہلے اوربعدوالے کلام کاپس منظرمولیٰ سے پہلے یہ الفاظ ہیں

(حدثناعبداللہ حدثنی ابی ثناالفضل بن دکین ثنابن ابی عیینۃ عن الحسن عن سعیدبن جبیرعن عباس عن

بـریـدہ قـال غـزوت مـع عـلـی الیـمـن فـرأیـت منـه جفوۃ فـلـمـاقـدمـت عـلـی رسـول الله صلی الله علیه وسلم ذکرت عـلـیـافنقصته فرأیت وجـه رسـولﷺ یتغیـر ۔ یـابـریـدۃ الست اولـیٰ بـالـمـومـنـیـن مـن انفسهم قلت بلی یارسول الله صلی علیه وسلم،قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ"

یعنی حضرت امام احمد اس کی یوں سند بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں فضل بن دکین نے بیان کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کل مجھے بن ابی عیینۃ نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہ روایت بیان کرتے ہیں حسن سے اور وہ روایت بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور وہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت بریدۃ سے (رضی اللہ عنہم اجمعین)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک غزوہ پر میں حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو کسی معاملہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ سے شکواہ ہوا اور مجھے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے تکلیف پہنچی تو جب میں آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ شکایت جو مجھے آپ کی طرف سے تکلیف پہنچی تو جیسے ہی آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ شکایت کی شکایت سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور ارشاد فرمایا اے بریدہ کیا میں تمام مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب نہیں ہوں ۔ باالفاظ دیگر تمام مومن اپنی جانوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہیں کرتے میں نے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہی تو حقیقت ہے۔تو آقا علیہ الصلوٰۃُ والسلام نے ارشاد فرمایا جس کے قریب میں ہوں علی بھی اس کے قریب ہیں۔ باالفاظ دیگر میں جس سے محبت کرتا ہوں علی بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

لفظ مولیٰ کے بعد والے الفاظ اور ان کا پس منظر

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (رواہ مسند احمد) یعنی آقا کریم علیہ الصلوٰۃُ والسلام نے ارشاد فرمایا اے! میرے اللہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوستی کرے تو بھی اس سے دوستی کر اور جو حضرت علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی کر رکھ۔ دوسری روایت میں آتا ہے ان الفاظ کے اضافہ کے سات "**وانصر من نصرہ وخذل من خذلہ** یعنی اے! اللہ جو علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو، رسوا کرے تو بھی اس کو رسوا کر۔

اس حدیث مبارکہ کی ترکیبی صورت

من کنت مولاہ یہ جملہ شرط ہے اور فعلی مولاہ یہ جملہ جزا ہے۔ اصول یہ ہے کہ شرط اور جزا ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہوتے ہیں جیسے "متی تجلس اجلس"، یعنی جب تو بیٹھے گا تو میں بھی بیٹھوں گا جو معنی جملہ اول شرط میں مولیٰ کا ہے وہی معنی جملہ جزا میں مولیٰ کا ہوگا۔

اب اس اصول کے مطابق حدیث مبارک کے چند مفہوم یہ ہوں گے۔

پہلا مفہوم۔ معنی یہ ہوگا جس کا میں مددگار رہوں علی بھی اس کے مددگار رہیں

دوسرا مفہوم۔جس کی میں چاہت ہوں علی بھی اس کی چاہت ہیں

تیسرا مفہوم۔علی کی چاہت میں میری چاہت ہےاور میری چاہت میں خدا کی چاہت ہے

نتیجہ اس حدیث مبارک کا

اگر فریق مخالف کے معنی کا اعتبار کیا جائے یعنی مولیٰ سے مراد خلیفہ بلا فصل لیا جائے تو معنی یہ ہوگا جس کا میں جانشین ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے جانشین ہیں۔جس کا میں نائب ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے نائب ہیں۔تو یہ معنی عقلاً ونقلاً باطل ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ولایت کی نسبت اس مقام پر مخلوق کی طرف ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ مخلوق میں سے جس کا میں جانشین ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے جانشین ہیں۔یہ محال نہ ممکن ہے کہ آقا کریم علیہ الصلوٰۃُ والسلام مخلوق میں سے کسی کے جان نشین نہیں ہیں۔تو لامحالہ اس کا افضل ہونا لازم آئے گا۔تو جب یہ معنی جملہ شرط میں نہیں کر سکتے یعنی من کنت مولاہ میں تو جزا جو شرط کو لازم ہے ہیں وہاں کیسے کر سکتے ہیں۔

فریق مخالف کے معنی کے باطل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ شرط یعنی **مَنْ كُنْتُ مَولَاہُ** میں جو معنی کیا جائے گا تو جزا کے اندر وہی معنی کیا جائے گا۔

اب دوسری روایت میں آقا کریم علیہ الصلوٰۃُ والسلام نے ولایت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے تو لامحالہ یہ وہاں بھی یہی معنی ہوگا،فریق مخالف کی سوچ کے موافق اب فریق کے مخالف کی بیان کردہ حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ اے!اللہ ''**وال من والاہ** ''تو اُس کا جانشین بن جا جو علی کا جانشین ہو تو یہ معنی ذات باری تعالیٰ میں باطل ہے۔

فلہٰذا مولا کا معنی خلیفہ بلا فصل لینا کسی طرح اس مقام پر جائز نہیں۔

قبلہ شاہ صاحب کے کلام کا ماحاصل

شاہ صاحب نے جو دعوی کیا ہے کہ ''**من کنت مولاہ فعلی مولاہ** ''میں مولا کا معنی خلیفہ بلافصل ہرگز مراد نہیں یہ ساری بحث مذکورہ سات مقدموں پر موقوف ہے۔مثلاً لفظ مولیٰ کے متعدد معانی ہیں جو مقدمہ اول میں گزر چکے ہیں۔اور قبلہ شاہ صاحب نے ان متعدد معانی میں سے چند لیے ہیں اور خلیفہ بلافصل والا معنی چھوڑ دیا ہے جو کہ فریق مخالف نے لیا ہے تو شاہ صاحب نے مشترک کی تعریف اور اس کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے اور قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے لفظ مولیٰ کا معنی محب اور دوست لیا ہے کیونکہ اس حدیث میں قرینہ یہ ہے کہ لفظ مولیٰ سے پہلے حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کی شکایت اور حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کے اظہار کا ذکر ہے تو یہ ناراضگی دوستی و محبت کی ضد ہے۔

دوسرا قرینہ

خود فرمان مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہے اور وہ ہے ''**یا بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسھم** ''یعنی اے بُریدہ کیا تمام مومن اپنی جان سے بھی یازدہ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔

تیسرا قرینہ

حدیث مبارک میں لفظ مولیٰ کے بعد موجود ہے وہ یہ ہے کہ'' **اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ، وانصر من نصرہ وخذل من خذلہ** '' اے! اللہ جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ (یہ جملہ بھی قرینہ ہے) جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ (یہ

جملہ بھی قرینہ ہے)اور جواس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر(یہ جملہ بھی قرینہ ہے)ور جواس کورسوا کرے تو بھی اس کورسوا کر(یہ جملہ بھی قرینہ ہے)جس کو ہم نے مذکورہ مقدمات میں ذکر کر دیا ہے ان مقدمات کوذہن نشین کر لیں تو قبلہ شاہ صاحب کی پوری کتاب سمجھ آ جائے گی۔

فلہٰذا قبلہ شاہ صاحب نے جو"**من کنت مولاہ فعلی مولاہ**"میں لفظ مولیٰ معنی قرآن واحادیث اوراقوال سلف وصالحین سے بیان کیے ہیں وہ اصول فقہ،اصول تفسیر،اوراصول حدیث کےعین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ چند الفاظ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے،آمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم العارض۔ابورضوان علامہ مفتی محمد اکرم نقشبندی مجددی نثاری شجاع آبادی

☆فصل اول☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم قارئین کرام: الحمدللہ اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم تمام صحابہ کرام،عشرہ مبشرہ،شہداء بدرشہداء احد علیہم الرضوان،وتمام مومنین کے مولا ہیں۔مولا کا معنی دوست پیارا اورمحبوب کے ہیں۔اس میں شک کرنے والا ناصبی وخارجی ہی ہوسکتا ہے۔۔

لیکن اس حدیث سے شیعوں اورنیم شیعوں کا یہ کہنا کہ اس کا معنی آقا کے ہے۔اوراس سے یہ مراد لینا کہ ابوبکروعمر رضی اللہ عنہما اورانبیاء علیہم السلام کے بھی آقا ہیں اورابوبکروعمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں،اوراسی طرح اہل تشیع کا یہ کہنا کہ علی پاک رضی اللہ عنہ سارے نبیوں کے آقا ہیں اوران سے افضل ہیں یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور باطل اورغلط ہے

فرمان باری تعالیٰ ہے

فَاِنَّ اللہَ ھُوَ مَوۡلٰہُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

(پارہ28،سورۃ تحریم سورہ نمبر66،آیت4)

سو بے شک اللہ ہی ان کا دوست و مدد گار ہے،اور جبرائیل وصالح مومنین بھی اور اس کے بعد (سارے) فرشتے (ان کے) مدد گار ہیں،

مولا،ایک مستقل لفظ ہے جس کی جمع ''موالی'' ہے،لفظ ''مولا'' کے تقریباً20 معانی ہیں ،جن میں سے چند یہ ہیں۔النھایہ میں لفظ مولا کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں۔

(1) رب'' پرورش کرنے والا

(2) مالک،سردار

(3) انعام کرنے والا

(4) آزاد کرنے والا

(5) مدد گار

(6) محبت کرنے والا

(7) تابع'' پیروی کرنے والا

(8) پڑوسی

(9) ابن العم'' چچازاد

(10) حلیف'' دوستی کا معاہد کرنے ولا

(11) عقید'' معاہدہ کرنے والا

(12)صہر'' داماد،سسر

(13)غلام

(14)آزادشدہ غلام

(15)جس پر انعام ہوا

(16)جو کسی چیز کا مختار ہو،کسی کام کا ذمہ دار ہو اسے مولا اور ولی کہا جاتا

(17)جس کے ہاتھ پر کوئی اسلام قبول کرے وہ اس کا مولا ہے،یعنی اس کا وارث ہوگا وغیرہ (ابن الثیر ،النھایہ:5ص228)

قرآن کریم میں بھی مولیٰ کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے،کبھی صرف تنہا اور کبھی متعدد ضمیروں کے ساتھ بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے سورۃ الحج آیت نمبر 78 میں دو جگہ مولیٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے ایک جگہ ''کم''ضمیر کے ساتھ جبکہ دوسری مرتبہ بغیر ضمیر کے اور یہاں دونوں جگہ پر اللہ تعالی کی ذات مراد ہے''**هُوَ مَوْلٰكُمْ، فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ**''(پارہ 17 سورۃ نمبر 22)

قرآن مجید میں مولیٰ کا لفظ دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوا ہے سورۃ الدخان آیت نمبر 41 میں ہے''**يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا**''جس دن کوئی حمایتی کسی حمایتی کے ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور ان میں سے کسی کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ،یہاں مولیٰ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں بلکہ دوست کے معنی میں ہے یعنی انسان کے لئے استعمال ہوا ہے،اور اسی طرح سورۃ الحدید،آیت نمبر 15 میں ہے''**هِيَ مَوْلٰكُمْ**''(پارہ 27 سورۃ نمبر 57)چنانچہ آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ اُن لوگوں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا،تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے،وہی تمہارا رکھوالا ہے اور یہ بہت بُرا انجام

ہے۔اس میں لفظ مولیٰ ''کُمْ''،ضمیر کے ساتھ جگہ یا ٹھکانے کے لئے استعمال ہوا ہے۔
اسی طرح سورہ بقرہ کے آخری آیت نمبر 286 میں ''نَا''،ضمیر کے ساتھ دوجگہ استعمال ہوا ہے ''اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا'' سورہ توبہ آیت نمبر 51 میں ضمیر ''نَا'' کے ساتھ استعمال ہوا ہے (هُوَ مَوْلٰنَا) یہاں دونوں جگہ پر اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔۔
لفظ مولا، یا مولانا کا اطلاق جس طرح باری تعالیٰ پر ہوا ہے،اسی طرح اس لفظ کا استعمال قرآن واحادیث میں دیگر مختلف معانی کے لئے بھی ہوا ہے، چنانچہ درج ذیل سطور میں اس کی صحیح تحقیق اوراس کا استعمال کس انداز اور کس کس معنی میں ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں

''مولا'' کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر قرآن کریم میں

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا (البقرہ:286)

بَلِ اللهُ مَوْلٰكُمْ (آل عمران:150)

فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ مَوْلٰكُمْ (انفال:40)

وَاعْتَصِمُوْا بِاللهِ، هُوَ مَوْلٰكُمْ، فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج:78)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ محمد:11)

وَاللهُ مَوْلٰكُمْ (تحریم: 2)

اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا، هُوَ مَوْلَانَا (توبہ:51)

ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ (انعام:62)

اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں یہ واضح کردیا کہ مولیٰ کے متعدد معانی ہیں،مولانا ایک لفظ ہے اوراس کے ساتھ مختلف ضمیریں استعمال کی جاسکتی ہیں جیسے ''مولائی،مولانا،مولکم،مولاہ وغیرہ

☆فصل دوم☆

لفظ مولیٰ مفسرین، علماء و اولیاء کی نظر میں

مفسرین کے نزدیک ''مولیٰ'' کے معنی

وہ تفاسیر جن میں مولا کے معنی مددگار لکھے ہیں: اس آیت مبارک میں وارد لفظ ''مولیٰ'' کے معنی ولی اور ناصر (یعنی مددگار) لکھے ہیں
(تفسیر طَبَری، ج12 ص154، تفسیر قُرطبی، ج18 ص143 تفسیر کبیر، ج10، ص570، تفسیر بغوی، ج4 ص337، تفسیر خازن، ج4 ص286)
ان تفسیرات میں لفظ'' مولیٰ '' کے معنے ''ناصر''یعنی مددگار'' کئے گئے ہیں (تفسیر جلالین ص465، تفسیر روح المعانی، ج28 ص481، تفسیر بیضاوی، ج5 ص356)

''مولیٰ'' کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر قرآن میں

لَبِئْسَ الْمَوْلٰی (الحج:13) امام مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ''مولیٰ'' بت کے معنی میں ہے (تفسیر ابن کثیر، ج3 ص780)
یَوْمَ لَایُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْاً (سورۃ دخان:41) علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: **ای لاینفع قریب قریبا** (تفسیر ابن کثیر، ج4 ص183) کہ کوئی رشتہ دار کسی بھی رشتہ دار کو نفع نہیں پہنچائے گا۔ اس جگہ لفظ مولیٰ کا اطلاق رشتہ دار پر ہوا ہے۔ **مَاْوٰکُمُ النَّارُ، هِیَ مَوْلٰکُمْ** (سورۃ الحدید:15) علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں''**هِیَ مَوْلَاکُمْ** "**هی اولی بکم من کل منزل علیٰ کفرکم وارتیابکم**'' کہ **مولاکُمْ** سے مراد تمہارے لئے ہر منزل پر تمہارے کفر اور شک کی بناء پر جہنم ہے، اس جگہ مولیٰ کا استعمال جہنم کے لئے ہوا ہے۔ **وَهُوَ کَلٌّ عَلٰی مَوْلٰهُ** (سورۃ النحل:76) امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''

ای غلیظ وثقیل علی مولاہ (تفسیر کبیر، ج2 ص77) کہ وہ اپنے آقا پر بھاری اور بوجھ ہے۔اس جگہ پر مولیٰ کا اطلاق مالک اور آقا پر ہوا ہے

وَلِکُلٍّ جَعَلْنَامَوَالِیَ (سورۃ النساء:33)اس آیت میں لفظ مولیٰ کا اطلاق وارث پر ہوا ہے(تفسیر ابن کثیر، ج1 ص638)

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ (سورۃ مریم:5)امام مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''**ارادبالمولی العصبۃ**''(تفسیر ابن کثیر، ج3 ص150) کہ یہاں پر مولیٰ کا اطلاق ان رشتہ داروں پر ہوا ہے جن کو اصطلاح شرع میں عصبہ کہا جاتا ہے جنہیں میت کے ترکہ میں سے ذوی المفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد بچا ہوا مال دیا جاتا ہے۔۔

فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ(سورۃ الاحزاب:5)

''مولا'' کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر احادیث میں

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا''**قولو اللہ مولاناولامولالکم**''

(صحیح بخاری:4043)لوگو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مولیٰ اور کارساز ہے نہ کہ تمہارا اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں

نبی کریم علیہم الصلوٰۃ ولسلام کا فرمان

ولیقل:سیدی ومولای(صحیح بخاری:2552،صحیح مسلم:2249)

اسے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا آقا اور میرا مولیٰ کہے

☆نبی کریم علیہ السلام کا صحابہ کرام سے انداز محبت☆

آقا کریم لجپال علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نرالہ انداز مبارک اور''لفظ مولا'' کے مختلف پہلو نبی کریم علیہ السلام کے اصحاب کرام علیہم الرضوان میں جب بھی کسی جلیل القدر صحابی پر کوئی دوسرے صحابہ اعتراض کرتے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابی کا بڑے اہتمام سے دفاع کرتے۔۔

☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مخالفت ہوئی تو نبی کریم علیہ السلام نے منبر پر تشریف لے جا کر خطبہ دیا اور فرمایا عباس مجھ سے ہے میں عباس سے ہوں (مسند احمد 2734)

☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی امارت کی مخالفت ہوئی تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو گئے اور دفاع کیا اور فرمایا اس کا باپ اور یہ (زید) امارت کے حق دار ہیں اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارے ہیں (صحیح بخاری: 4250)

☆ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہو گیا تو نبی کریم علیہ السلام جلال میں آ گئے اور بار بار فرمایا کیا تم میرے ساتھی کو چھوڑتے ہو؟ میں نے کہا تھا اے لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم سب نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ ابوبکر نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا (صحیح بخاری: 4640)

☆ اسی طرح جب یمن کے کچھ لوگوں نے بار بار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آ کر حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال میں آ گئے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "مَنْ كُنْتُ وَلِيَّه فَعَلِيٌّ وَلِيُّهٗ" جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کے ولی ہیں (جامع ترمذی 3713)

نوٹ۔ ان چاروں واقعات سے یہ بخوبی واضح ہوا ہے کہ صرف مولا علی رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ کسی بھی جلیل القدر صحابی کی ناموس کا مسئلہ ہوتا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اہتمام کے ساتھ دفاع کرتے تھے۔ یہاں سے تفضیلیوں کی خیانت بھی پاش پاش ہو جاتی۔ غدیر خم میں یوں اہتمام حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خاصہ نہیں ہے بلکہ کئی اصحاب کے ساتھ نبی کریم علیہ السلام نے محبت کا اظہار فرمایا اور دفاع کیا۔۔

☆فصل سوم ☆

لفظ ''مولا'' محدثین و محققین علماء کی نظر میں

☆**وَقَالَ لزيدانْتَ اَخُونَاوَموَلانا** (مشکوۃ شریف ص293، بخاری 2699 ومسلم باب بلوغ صغیرالفصل اول) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ زید تم ہمارے بھائی اور مولیٰ ہو۔۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''**واما المولیٰ فکثیرالتصوف فی الوجوه المختلفة من ولی وناصروغیر ذٰلک، ولکن لایقال السیدولاالمولیٰ علی الاطلاق من غیراضافة الافی صفة الله تعالیٰ... فکان اطلاق المولیٰ اسهل واقرب الی عدم الکراهة** (فتح الباری: ج4ص984) ترجمہ: لفظ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معانی پر ہوتا ہے، مثلاً ولی، ناصر، وغیرہ لیکن لفظ ''مولیٰ'' اور سید مطلقاً بغیر کسی اضافت کے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے اور لفظ ''مولیٰ'' کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے (اس لئے کہ جب سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر ہوسکتا ہے جبکہ اس میں ایک ہی معنیٰ ''سردار'' پایا جاتا ہے تو مولیٰ میں چوں کہ بہت سارے معنیٰ پائے جاتے ہیں اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں)

☆علامہ محبّ اللہ طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: **یَکُوْنُ الْمُوْلیٰ بِمَعْنیٰ الْوَلِیِّ ضِدُّالْعَدُوِّ** یعنی مولی کا معنی دوست ہوتا ہے جو دشمن کی ضد ہے

(الریاض النضرہ، ج1ص227، ضرب حیدری ص168)

☆حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: حدیثِ موالات کی اگر سند صحیح بھی ہو تو اس

میں ولایتِ علی پرنص موجود نہیں ۔ہم نے اپنی کتاب الفضائل میں واضح طور پرلکھ دیا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصود کیا تھا؟ بات یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو ساتھیوں نے ان کے خلاف کثرت سے شکایت کی ،اور بغض کا اظہار کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ساتھ ان کے خصوصی تعلق اوران سے محبت کوظاہر کرنے کاارادہ فرمایااوراس کے ذریعے آپ سے محبت اوردوستی رکھنے کی رغبت دلائی اورعداوت ترک کرنا چاہی ،لہٰذافرمایا**مَنۡ کُنۡتُ وَلِیَّہٗ فَعَلِیٌّ وَلِیُّہٗ،** بعض روایات میں ہے کہ **مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَّالَاہُ وَعَادِمَنۡ عَادَاہٗ** اوراس سے مراداسلامی دوستی اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے،مسلمانوں پرلازم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور اورایک دوسرے سے عداوت نہ رکھیں (ضرب حیدری ص166)

☆علامہ جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ حدیث پاک میں لفظ ''مولیٰ'' کا تذکرہ بکثرت آیاہے اورلفظ''مولیٰ''ایک ایسانام ہیں جوبہت سے معنوں میں استعمال ہوتاہے،جیسا کہ رب،مالک،آقا،احسان کرنے والا،آزادکرنے والا،مددکرنے والا،محبت کرنے والا،الغرض ہروہ شخص جوکسی معاملہ کاذمہ دارہواس پر''مولیٰ''اور''ولی'' کااطلاق ہوتاہے''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہ**''(سنن ترمذی:3722)اس حدیث کامطلب یہ ہے کہ جس کامیں ذمہ دارہوں اس کے علی رضی اللہ عنہ بھی ذمہ دارہیں یاجس سے میں محبت کرتاہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں،،

☆حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہما فرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا''**ثلاثۃ علی کثبان المسک یوم القیامۃ ،عبدادی حق اللہ وحق مولاہ**''(سنن ترمذی: 1984)

کہ قیامت کے دن تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوگئے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا حق ادا کیا، اس حدیث میں بھی ''مولیٰ'' آقا اور سردار کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔۔

☆امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''**ولاباس بقول العبدلسیدہ مولای فان المولیٰ وقع علی ستۃعشرہ معنی ۔منھا الناصروالمالک** ''(شرح مسلم) ترجمہ: غلام کے لیے اپنے آقا کو مولا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لیے کہ لفظ مولیٰ سولہ معنی میں استعمال ہوتا ہے اس میں سے ایک مالک، اور ناصر، بھی ہے

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ اس حدیث کا معنی معتمد علماء کی معتمد تحقیق کے مطابق ہے ،جس کا میں مولیٰ، ناصر، تعلق والا، پیارا اور دلی دوست ہوں تو علی رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی ہیں۔

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث سے اسلامی محبت و بھائی چارہ مراد لیا ہے (فتوی نوریہ ص252)

☆امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حدیث ''مولاہ'' اگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے (گویا کہ آپ علیہ الرحمہ کے نزدیک صحیح نہیں) تو بھی اس میں یہ دلیل نہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولایت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہے (پھر شان ورود بیان کیا جو اوپر ذکر ہوا اور فرمایا) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارادہ فرمایا کہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خصوصیت اور آپ سے محبت بیان کی جائے اور اُبھارا جائے لوگوں کو کہ آپ سے محبت رکھیں اور دشمنی چھوڑ دیں، اس حدیث میں وِلا سے مراد اسلامی بھائی چارہ اور محبت ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کریں، ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھیں (الاعتقاد ص 497)

☆ الامام علی القاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس کا معنی ہے جس کو میں ولی بناؤں حضرت علی بھی اس کو ولی بنائے گا، ولی دشمن کی ضد ہے (دشمن کی ضد دوست ہوتی ہے آقا نہیں) یعنی جس کو میں پیار کرتا ہوں علی بھی اس سے پیار کرتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا معنی: جو مجھے دوست رکھے گا علی بھی اس کو دوست رکھے گا (مرقاۃ، ج11ص252)

☆ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ولی کا معنی دوست، محبّ اور مددگار ہے، چند صفحات بعد حدیث (مولاہ) پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ابن حجر فرماتے ہیں کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ ''مولاۃ'' کا معنی حاکم، اور والی ہے بلکہ اس کا معنی محبوب اور مددگار ہے کیوں کہ لفظ ''مولیٰ'' کئی معنی میں مشترک ہے... بعض معانی کو دلیل کے بغیر معین کرنا نا قابل اعتبار ہے (جیسا کہ شیعہ اور نیم شیعہ کرتے ہیں) (اشعہ للمعات شرح مشکوۃ، ج7ص454،462)

مزید آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''تعین معانی مشترک بے دلیل اعتبار ندارد وما وایشاں معتقدیم برصحت ارادت محبوب وناصر۔ وعلی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ سیدنا وناصرنا وحبیب ما است وسیاق حدیث نیز دریں معنی است'' (مدارج النبوۃ، ج2،ص402،ضیاء النبی، ج4،ص787)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ مشترک کے متعدد معانی سے کسی ایک معنی کی تخصیص یا تعین کے لئے دلیل درکار ہے اور بغیر دلیل کے اس کے متعدد معانی سے ایک معنی کی تعین درست نہیں۔ ہم اہل سنت اور وہ اہل شیعہ اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہمارے محبوب، ہمارے مددگار اور ہمارے سردار ہیں۔ اور حدیث کا سیاق بھی انہیں معانی کی تائید کرتا ہے کہ ان لوگو نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر جو اعتراض کئے ہیں وہ بے

معنی اور لغو ہیں۔ بلکہ آپ تو تمام مسلمانوں کے محبوب، مددگار، اور سردار ہیں

☆ حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ ''یہاں ''مولا'' کے معنی سید، سردار، حاکم، اور لائق امامت کے نہیں بلکہ اس کے معنی ناصر، اور محبوب کے ہیں، یعنی جس کا میں مولا اور محبوب ہوں علی بھی اس کا مولا اور محبوب ہے (مقابیس المجالس ص920)

☆ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی طرح یہ بھی ابلہ فریبی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کی دلیل میں غدیر خم کی روایت پیش کی جاتی ہے: یعنی جن کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے دوست ہیں ظاہر ہے کہ قرآن میں مولیٰ بمعنی دوست ہے دیکھوں آیت ''**قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ**'' (پارہ 28، سورۃ تحریم سورہ نمبر 66، آیت 4) اب مولیٰ کا معنی حاکم، یا امام، یا امیر کرنا صراحتاً قرآن کریم کی مخالفت ہے اور تفسیر بالرائے ہے اور کون مسلمان یہ نہیں مانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں کے دوست ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں ہجرت میں، غار میں، سفر میں، حتی کہ قبر مبارک میں اپنا ساتھی اور رفیق منتخب فرمالیا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے دوست ہیں۔ حضرت سید علی کرم اللہ وجہہ کا صاف صاف ارشاد گرامی نہ بھولیے جو حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں فرماتے ہیں کہ ''**ھُمَاحَبِیْبَایَ**'' یعنی وہ میرے دوست ہیں۔ علی ہٰذا القیاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل پر غزوہ تبوک کی روایت کو دلیل بنانا سخت ناواقفی اور بے خبری کی دلیل ہے۔ یعنی غزوہ تبوک کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمانا: **اَمَا تَرْضیٰ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ**

مُوسیٰ" یعنی اے علی رضی اللہ عنہ آپ اس بات پر راضی نہیں کہ جو نسبت ھارون علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام سے تھی وہی منزلت آپ کو مجھ سے ہوتی۔اب اس روایت سے ثابت کرنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل فرما رہے ہیں۔کس قدر بے محل ہے۔

اولاً اس لیے کہ حضرت ھارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عین حیات میں فوت ہوگئے تھے۔اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ نہ بلافصل بنے اور نہ بالفصل۔دیکھو شیعوں کے مجتہد اعظم ملا باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب صفحہ 1368 اور ناسخ التواریخ وغیرہ اور اولڈ ٹسٹامنٹ (بائبل) وغیرہ جہاں صراحتہً موجود ہے کہ حضرت ھارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں فوت ہوئے اور یہود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ اتہام لگایا کہ انہوں نے اس کو قتل کیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برائت نازل فرمائی۔جس کا ذکر قرآن میں میں ان کلمات طیبات کے ساتھ ہے "فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا" پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس اتہام سے بری فرمایا (الاحزاب:69) جو کچھ یہود نے ان کے متعلق باندھا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ومحترم تھے اور تفسیر صافی میں جو اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب ہے۔بحوالہ تفسیر مجمع البیان جو شیعوں کے مجتہد اعظم کی تصنیف ہے۔۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت تصدیق کے لیے ملاحظہ فرمائیں "عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ مُوسٰى وَهَارُوْنَ صَعِدَا عَلَى الْجَبَلِ فَمَاتَ هَارُوْنُ فَقَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اَنْتَ قَتَلْتَهٗ" یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام

اورحضرت ھارون علیہ السلام ایک پہاڑ پر چڑھے۔پس حضرت ھارون علیہ السلام فوت ہوگئے توبنی اسرائیل نے کہا کہ اے حضرت موسیٰ آپ نے ان کوقتل کیا ہے۔الخ حیات القلوب میں یہ واقعہ مفصل موجود ہے۔تو یہ مشابہت خلافت کے ساتھ قرار دینا کہ جیسے حضرت ھارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے ویسے ہی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ تھے۔انتہا درجہ تعجب انگیز ہے۔دلیل خلافتِ بلافصل اس مشابہت کے ذریعے سے لائی گئی۔مگراس مشابہت کی وجہ سے مطلقاً خلافت نہ بلافصل اور نہ بالفصل ثابت ہوسکتی ہے

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان کی ہٹ دھرمی کی بھی انتہاء ہے۔جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اورحضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ کے متعلق ائمہ طاہرین علیہم الرضوان کی سند کے ساتھ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واضح اور غیر مبہم ارشاد خود اہل تشیع کی معتبر ترین کتابوں سے دکھایا جائے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''**اِنَّ اَبَا بَکْرٍ یَلِی الْخِلَافَۃَ مِنْ بَعْدِیْ** ''یعنی میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں اوراہل تشیع کی معتبرترین کتاب تفسیر امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ اورتفسیر صافی وغیرہ کی تصریحات پیش کی جائیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں اوراہل تشیع کی معتبرترین کتاب نہج البلاغہ سے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ان کی خلافت کوتسلیم فرمانا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا،ان کے ساتھ مشوروں میں شریک ہونا ثابت کیا جائے اورشیعوں کی معتبرترین کتاب شافی اور تلخیص الشافی سے ائمہ طاہرین علیہم الرضوان کی روایات کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ ارشادگرامی

موجود ہو کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میرے پیارے ہیں، امام الہدیٰ پیشوائے وقت ہیں، ھدایت کے امام ہیں، شیخ الاسلام ہیں، اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد خود ائمہ طاہرین علیہم الرضوان کی سند کے ساتھ پیش کیا جائے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام امت سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور کتاب کافی سے یہ تصریح پیش کی جائے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سب صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل ہے اور اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب تفسیر حسن عسکری اور معانی الاخبار وغیرہ میں یہ تصریحات موجود ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میری آنکھ کے ہیں اور عمر بمنزلہ میرے گوش مبارک کے ہیں اور عثمان بمنزلہ میرے دل کے ہیں۔ تو ان روایات کو دیکھ کر اہل تشیع کو خلافت کا یقین نہیں ہوتا نہ ہی ائمہ طاہرین علیہم الرضوان کی روایات پر ایمان لاتے ہیں نظر آتے ہیں اور حضرت ھارون علیہ السلام کی مشابہت سے خلافت بلا فصل ثابت کرنے کی بڑی دور کی سوجھتی ہے۔

اگر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت کرنے کا اس قدر شوق ہے تو پہلے ان کو سچا بھی مانو۔ ان کے ارشادات پر ایمان بھی لاؤ اور ان کی حدیثوں کو صحیح تسلیم کرو (مذہب شیعہ 100، شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ)

☆حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے الفاظ جس کا میں مولیٰ ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے مولیٰ ہیں کے تحت فرماتے ہیں: مولیٰ کے بہت (سے) معنیٰ ہیں، دوست، مددگار، آزاد شُدہ غلام، غلام کو آزاد کرنے والا مولیٰ، اس حدیث پاک میں ''مولیٰ'' کے معنی خلیفہ یا بادشاہ نہیں ہے یہاں (مولیٰ) بمعنی دوست اور محبوب کے ہے یا بمعنی مددگار کے ہے اور واقعی حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے

دوست بھی ہیں اور مددگار بھی تا قیامت، اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کو مولیٰ علی کہتے ہیں، اگر مولیٰ بمعنی خلیفہ ہو تو بتاؤ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کس کے خلیفہ تھے اور جو لوگ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں شہید یا فوت ہوئے ان کے علی رضی اللہ عنہ خلیفہ کیسے ہوئے، ہاں آپ محبوب، مددگار، دوست، ہر مومن کے ہیں (مراۃ المناجیح، ج8 ص369)

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: خم غدیر کے واقعہ کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ''**من کنت مولاہ فعلی مولاہ** '' بریدہ کی شکایت کی وجہ سے تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی دوستی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی ہے (تصفیہ ما بین سنی وشیعہ ص33)

☆ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ''مولیٰ'' دوست، محبّ، اور ناصر، کے معنی میں ہے جیسا کہ اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔ یہ دعا اس پر قرینہ ہے کہ ''**من کنت مولاہ فعلی مولاہ**'' کا معنی ہے کہ میں جس کا دوست یا محبّ یا ناصر ہوں علی اس کے دوست یا محبّ یا ناصر ہیں (شرح صحیح مسلم، ج5 ص462)

☆ حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ مولیٰ کا معنی مددگار اور دوست ہے اور علامہ ابن کثیر کے حوالے سے اس حدیث کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں: کہ اس کی سند جید ہے۔ اس کہ سارے راوی ثقہ اور کتب سنن کے معیار پر پورے اُترتے ہیں، امام ترمذی نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ دو ایسی روایتیں ہیں جن کی صحت کے بارے میں علماء حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگرچہ امام ابن

کثیر نے چنداور احادیث بھی یہاں رقم کی ہیں۔لیکن ہم صرف ان دو روایات پر اکتفاء کرتے ہیں جن کے سارے راوی ثقہ ہیں اور جن کی سند ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔

اس حدیث سے شیعہ نے اس امر پر استدال کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ارشاد فرما کر سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کے بارے میں اعلان کیا۔لیکن یہ استدلال اہل حق کے نزدیک قطعاً قابل اعتناء نہیں اور اس کی متعدد وجوہات ہیں۔پہلی وجہ تو یہ ہے کہ لفظ مولیٰ مشترک ہے، یہ اکیس معانی پر دلالت کرتا ہے اور لفظ مشترک اپنے تمام معانی پر بیک وقت دلالت نہیں کرتا، اس کے لئے کسی ایک معنی کا تعین ضروری ہے اور اس کے لئے قرینہ اور دلیل کی ضرورت ہے، جس کی بناء پر دیگر معانی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔یہاں کوئی ایسا قرینہ نہیں جس کے پیش نظر اس لفظ کے باقی معانی کو نظر انداز کر کے ''خلیفہ'' کے معنی کیلئے اس کو متعین کر دیں کیونکہ سیاق وسباق اس کی تائید نہیں کرتا۔اس موقع پر کسی نے بھی سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا کہیں ذکر نہیں کیا، صراحۃً، نہ کنایۃً اور نہ ضمناً جب یہاں خلافت کا کسی طرح بھی ذکر نہیں ہے تو یہاں اس حدیث سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو ثابت کرنا قطعاً روا نہیں۔

یہاں اگر کوئی مسئلہ زیر بحث تھا تو وہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی ذات کے بارے میں وہ شکایات تھی جو بعض لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیش کیں کہ انہوں نے مجاہدین کے ساتھ بڑا درشت سلوک روا رکھا۔بیت المال میں نئے کپڑوں کے کئی تھان موجود تھے۔مجاہدین کا لباس طویل سفر کے باعث بوسیدہ اور میلا ہو چکا تھا تو مجاہدین نے درخواست کی کہ انہیں ان گانٹھوں سے دو چادروں کا کپڑا دیا جائے تا کہ وہ احرام باندھ سکیں

لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی اس درخواست کو مسترد کر دیا۔اس قسم کی چند دیگر شکایات تھیں جو بارگار رسالت میں شیر خدا رضی اللہ عنہ کے بارے میں عرض کی گئیں۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں شکایات کا ازالہ کرنے کیلئے اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی امانت ودیانت کو ہر شک وشبہ سے بالاتر ثابت کرنے کے لئے یہ ارشاد فرمایا تا کہ اب جبکہ لوگ یہاں سے اپنے اپنے علاقوں کو جارہے ہیں۔تو کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ اوراس کے دین کے شیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔ان ارشادات سے جملہ حاضرین کوخطاب فرمایا۔

یہاں خلافت کے موضوع پر نہ کوئی گفتگو ہوئی،نہ اس موضوع کے بارے میں کسی نے اختلاف کیا اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت کے موضوع کو زیر بحث لاکر یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد خلافت ہے (ضیاء النبی، ج4،ص785)

☆ حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں کہ ''مولیٰ'' اسماء مشترکہ میں سے ہے کبھی اس سے مراد ولی ہوتا ہے اور کبھی اس سے مراد مددگار ہوتا ہے یہی اس لفظ کے معانی میں سے سب سے زیادہ واضح ہے۔اور کبھی اس سے آزاد کرنے والا مراد لیا جاتا ہے حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس کا میں ولی ہوں علی اس کے ولی ہیں اور جس کا میں حبیب ہوں علی اس کے حبیب ہیں اور جس کا میں مددگار ہوں علی اس کے مددگار ہیں۔

(عظمت صحابیت اور حقیقت خلافت ص316)

☆ حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد چشتی صاحب (لاہور) فرماتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ بے شک ہمارے آقا اور سردار ہیں لیکن ''**من کنت مولاہ**'' سے آقا کا معنی لے کر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور انبیائے کرام علیہم السلام کے آقا وافضل ہیں کہنا سوائے

افترا یعنی جھوٹ کے اور کچھ نہیں ہے، ماشاء اللہ اس وقت مفتی فیض احمد صاحب بہت کام کررہے ہیں بندہ عاجز نے بھی آپ کی تحریر سے استفادہ کیا ہے لفظ ''مولیٰ'' پر آپ کی تحریر لاجواب ہے، کاش کے آپ کی تحریرات کتابی شکل میں آجائیں۔

بندہ عاجز مخدوم قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری دعا گو ہے کہ قبلہ مفتی صاحب اور جملہ علماء ومشائخ جورات دن باطل کے رد میں کام کررہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو سلامت رکھے اور صحت عطاء فرمائے آمین ثم آمین۔

☆ شیخ الحدیث حضرت علامہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی صاحب اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے اور تفضیلیوں کے اعتراضات کا رد بلیغ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''**مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوۡلَاهُ**'' میں مولا علی کرم اللہ وجہہ کی زبردست فضیلت بیان ہوئی ہے'' **اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنَافِیۡ زُمۡرَتِهٖ وَفِیۡ مَنۡ وَّالَاهُ**'' مگر اس کے ذریعے ولایت باطنی کا عطا ہونا سائل کا اپنا مفروضہ ہے۔اس حدیث کا شان ورود یہ ہے کہ یمن کے غزوہ میں مولا علی کرم اللہ وجہہ کے کچھ ساتھیوں کو آپ رضی اللہ عنہ سے شکایت ہوئی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس شکایت کا اظہار کیا، اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوۡلَاهُ**'' یہ صورت حال بتارہی ہے کہ یہاں ''مولا'' سے مراد دوست اور محبوب ہے اور اس حدیث کا ولایت باطنی سے کوئی تعلق نہیں ہے، خود اسی حدیث میں **اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنۡ وَّالَاهُ وَعَادِمَنۡ عَادَاهُ** سے ولایت کا مفہوم متعین ہورہا ہے، یعنی اے اللہ جو علی کو مولا بنائیں تو اسے اپنا مولا بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اسے اپنا دشمن بنا۔ یہاں ''مولا'' لفظ دشمن کے مقابلے پر استعمال ہوا ہے۔جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں

مولا بمعنی محبوب اور دوست ہے نہ کہ مولا بمعنی آقا۔علامہ قاسمی صاحب قبلہ اس کی مزید وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر متعدد روایات میں ہے کہ: **اَللّٰهُمَّ اَحِبَّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَاَبْغِضْ مَنْ اَبْغَضَهٗ** ،یعنی اے اللہ جو علی سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو علی سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ،اور بعض روایات میں ہے کہ: **وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ** ،یعنی اے اللہ جو اسے رسواء کرنے کی کوشش کرے تو اسے رسواء کر اور بعض روایات میں ہے کہ: **وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ** ،یعنی جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔اور اگر مولا بمعنی آقا لیا جائے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو تمام انبیاء کے بھی آقا ہیں،تو کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی تمام انبیاء کے بھی آقا ہوں گے(ضرب حیدری ص166،168)

☆قرآنی فیصلہ اور نتیجہ لفظ مولیٰ☆

اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ : کی نص قرآن میں موجود ہے یعنی تمام مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مولا ہیں۔تو یہاں روافض کے نزدیک کیا ہے کہ مرد عورتوں کے اور عورتیں مردوں کے خلیفہ ہیں؟

اہل بیت کے نزدیک حدیث من کنت مولاہ کے معنی

☆امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان اور نتیجہ☆

اَلَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ کی تفسیر میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان مولا علی کے بارے میں موجود ہے کہ **عَلِيٌّ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا** یعنی مولا علی رضی اللہ عنہ بھی مومنین میں شامل ہیں(تفسیر ابن جریر،ج 4 الجزالسادس ص 356،بغوی ،ج2،ص47،ابن کثیر،ج2 ص106،ضرب حیدری ص167)

کثیر، ج2 ص106، ضرب حیدری ص167)

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان

حافظ ابن عساکر نے بیہقی سے فضیل ابن نرزوق کے طریق سے حضرت حسن بن مثنیٰ بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوۡلَاہُ**'' نہیں فرمایا: انہوں نے جواباً فرمایا۔ ہاں!

''ولکن واللہ لم یعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذالک الامارۃ والسلطان ولوارادذالک لافصح لھم بہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لانصح للمسلمین ولوکان الامرکماقیل لقال یاایھاالناس ھذاولی امرکم والقائم علیکم من بعدی فاسمعوالہ واطیعواواللہ لئن کان اللہ ورسولہ اختارعلیاً لھذا الامروجعلہ القائم وللمسلمین من بعدہ ثم ترک علی امراللہ ورسولہ لکان علی اول من ترک امراللہ ورسولہ (ابن عساکر، ج4 ص166، طبقات ابن سعد، ج3 حصہ 5 ص242 تذکرہ حسن بن حسن، مقام سیدنا صدیق اکبر، ص53 سنی فاؤنڈیشن)

مگر قسم اللہ کی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مراد اس سے امارت اور حکومت ہرگز نہ تھی، اگر ان کی یہ مراد ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلمانوں کیلئے وضاحت سے فرماتے کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے سب سے زیادہ خیرخواہ تھے، اگر ایسا ہوتا جیسا کہ بعض کی طرف سے کہا گیا ہے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں

فرماتے۔اے لوگو! علی میرے بعد تمہارے اولی الامر اور خلیفہ قائم ہیں۔ان کی سننا اور ان کی اطاعت کرنا فرض ہے، اللہ کی! اگر اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو قائم بنایا تھا، تو پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے خدا اور رسول کے حکم کو چھوڑ دیا تو علی رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل، اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کو چھوڑ دیا۔

☆اس پر روافض شیعہ کی وضاحت☆

ملا باقر مجلسی نے حسن بن طریف سے روایت کی ہے کہ میں نے ابومحمد کو لکھا کہ حدیث ''مولاہ'' کے معنی کیا ہیں؟ انہوں نے جواباً لکھا۔**اراد بذالک ان جعلہ علما یعرف بہ حزب اللہ عند الفرقۃ**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مراد اس سے یہ تھی کہ ان کے ذریعے تفرقہ کے وقت حزب اللہ کو پہچان لیا جائے (جب مسلمانوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں تفرقہ پڑے گا جو خارجیوں کے تفرقہ کی طرح اشارہ تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینا (بحار الانوار، ج9 ص267، مقام سیدنا صدیق اکبر، ص54، سنی فاؤنڈیشن لاہور)

☆مولیٰ کا صحیح مطلب اور نتیجہ☆

علم اللغۃ والنحو والانساب کے امام محمد بن زیاد ابن الاعرابی ابوعبداللہ الہاشمی علیہ الرحمہ لفظ مولیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں، چچازاد، آزاد کرنے والے، آزاد ہونے والے، کاروباری ساجھی، معاہدہ کرنے والے، محبت کرنے

والے، با اثر اور دوست سب کو (مولیٰ) کہتے ہیں، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے
''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوۡلَاہُ**''جس کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی
دوست ہیں، یعنی جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت
رکھے۔ثعلب کہتے ہیں: رافضیوں (شیعہ) کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پوری
مخلوق کے مولیٰ یعنی مالک ہیں، اس معاملہ میں رافضی لوگ کفر کے مرتکب ہوئے ہیں، یہ
بات تو عقلی اعتبار سے غلط ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ
خرید و فروخت کرتے تھے، جب کہ تمام چیزیں ان کی ملکیت تھیں تو خرید و فروخت کیسی؟؟؟
مذکورہ حدیث میں لفظ مولا، محبت اور دوستی کے باب سے ہے

(تاریخ دمشق، لامام ابن عساکر: ۴۲/۲۳۸)

☆ برادران اسلام آپ نے دیکھ لیا ہے کہ حدیث ''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ**
مَّوۡلَاہُ'' میں جو لفظ مولا وارد ہوا ہے اس کا معنی کسی محقق، مفسر، محدث، مجدد،، مفکر، کسی
صحابی، یا تابعی، یا کسی ولی، یا صوفی، یا کسی لغت کے امام نے، یہ معنی نہیں کیا کہ اس سے
مراد آقا یا حاکم کے ہے، یا اس سے مراد خلیفہ بلا فصل ثابت ہوتا ہے، یا اس سے ولایت باطنی
مراد ہے بلکہ المنجد جو لغت کی مشہور کتاب ہے جس کا مصنف مسلمان نہیں بلکہ ایک عیسائی
ہے اس نے لفظ 'مولیٰ' کے اکیس معنی بیان کئے ہیں۔اس میں بھی کہیں مولا کا معنی
خلیفہ، یا حاکم نہیں پایا گیا، سو یہ بات پختہ ہے کہ اس روایت میں مولا لفظ خلیفہ اور حاکم کے
معنی میں ہرگز وارد نہیں۔اسی طرح کتاب اللہ اور دیگر احادیث صحیحہ میں مولا کا لفظ خلیفہ
یا حاکم کے معنی میں کہیں مستعمل نہیں دیگر معانی میں وارد ہے۔۔اہل علم کے لئے یہ لمحہ فکریہ
ہے کہ خلافت بلا فصل ثابت کرنے کے لئے نص صریح درکار ہے، لفظ مولیٰ؛ جیسے مجمل الفاظ

جومتعدد معانی کے حامل ہوں اور مشترک طور پر مستعمل ہوتے ہیں اس سے یہ مدعٰی ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔۔

☆''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ'' اور نتیجہ☆

ان کلمات میں حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے اعتراضات کا ازالہ مقصود تھا اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی فضلیت اور آپ کے حسن کردار کا بیان کرنا پیش نظر تھا یہ ایک وقتی مسئلہ تھا اس فرمانِ نبوت کے ذریعے حسن اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا مقام غدیر خم میں کوئی جنگ وغیرہ نہیں ہوئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق شکایات کا ازالہ جن الفاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ان میں یہ جملہ مذکور ہے کہ''**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ**''یعنی جس کیلئے میں محبوب اور دوست ہوں پس علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس کے محبوب اور دوست ہیں۔ یہاں پر مسئلہ خلافت و نیابت کا ذکر تک نہیں ہے اور نہ کسی جماعت کی طرف سے آپ کے سامنے خلافت کے مضمون کو زیر بحث لایا گیا، اور نہ ہی کسی شخص نے اس کے متعلق کوئی سوال کیا جس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کلام فرمایا ہوں۔ پھر اس روایت کے اگلے الفاظ بھی غور طلب ہیں ان میں موالات اور معادات کو ایک دوسرے کے بالمقابل ذکر کیا ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں مولیٰ کے الفاظ میں ولایت بمقابلہ عداوت ہے بمعنی خلافت نہیں اور روایت کے الفاظ یہ ہیں **اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِمَنْ عَادَاہُ** اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھے،

بندہ عاجز مخدوم سید شوکت حسین شاہ بخاری نقوی اچوی حنفی ماتریدی ان عقل کے اندھے خودغرض بدعقیدہ لوگ رافضی، تفضیلیوں سے برملا کہتا ہے کہ کسی ایک جگہ بھی لفظ

''مولیٰ'' کا معنی خلافت بلافصل ثابت نہیں ہوتا اور بڑی بات یہ ہے کہ ان کی ہٹ دھرمی دیکھو کہ اہل علم میں سے کسی نے بھی یہ معنی نہیں کیا جو رافضی یا تفضیلی کرتے ہیں، اس حدیث مبارکہ میں اگر خلافت بلافصل مراد ہوتی تو آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح فرماتے کہ علی المرتضی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں کس میں ہمت تھی کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو پس پشت ڈالے۔

☆فصل چہارم عید غدیر کی حقیقت☆

خُمِ غدیر کی حقیقت اور رافضیوں کے عقائد باطلہ کا رد

قارئین کرام جیسا کہ آپ لفظ ''مولیٰ'' کے معانی ومطالب اور معارف سے آگاہ ہو چکے ہیں کہ کسی نے بھی لفظ مولیٰ سے مراد (آقا، حاکم، خلیفہ) نہیں ثابت کیا۔ سب سے اول ہم غدیر خم کی وجہ تسمیہ اور اس میں چھپے عقائدہ باطلہ جو قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ اور اجماع امت کے خلاف ہیں ان کو واضح کریں گے، تاکہ باطل کا بطلان واضح ہو جائے اور سنی اس بطلان سے آشنا ہو کر اپنے آپ کو اس وائرس سے محفوظ رکھیں۔

☆حدیثِ خُمِ غدیر کا صحیح پس منظر☆

☆ عید غدیر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ خمِ غدیر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مخاطب کر کے فرمایا ''**اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ**'' کیا تم نہیں جانتے کہ میں ایمان والوں سے بہ نسبت ان کے نفوس کے نزدیک تر اور دوست تر ہوں۔

یعنی میں مومنوں کا خیر خواہوں اوران کواُنہیں اُمور کی ہدایت کرتا ہوں جوان کے لئے موجبِ فلاح ونجات و بہتر ہیں ۔حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کولشکر دے کر یمن روانہ کیا تھااور میں بھی اس لشکر میں تھا،فتح کے بعد جب خمس (مال غنیمت کا وہ حصہ جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اورآپ کے اہل بیت کے لئے تھا) غنائم سے علحدہ کیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے قیدیوں سے ایک نہایت ہی خوب صورت لونڈی لیکر اپنی صحبت میں رکھ لی،ان کے ایسا کرنے سے میرے دل میں ان کی طرف سے کدورت اورانکار پیدا ہوا۔میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہاتم نے دیکھا ہے یہ مرد (علی) کیا کرر ہے ہیں؟

اورحضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے بھی میں نے کہایاباالحسین آپ یہ کیا کرر ہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جاریہ(لونڈی) قیدیوں کے خمس (پانچویں حصے) اور مال غنیمت میں آئی ۔جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حصے میں سے علی کے حصے میں آ گئی اورمیں نے اسے اپنی صحبت میں رکھا ہے گویا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے **خمس ذَوِی الْقُرْبیٰ** کے تقسیم کرنے کا اذن سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کوحاصل تھا۔۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب واپسی پر میں خمِ غدیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں بھی یہ ماجرا سنا دیا...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،اے بریدہ شاید تو علی کودشمن جانتا ہے۔میں نے عرض کیاہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پرآپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایااے بریدہ علی کودشمن نہ سمجھ اوراگرتو پہلے علی سے محبت کچھ رکھتا تھاتواب علی سے زیادہ محبت رکھ علی کا حصہ خمس میں سے اس لونڈی کے علاوہ اوربھی تھا...

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اسی واقعہ کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ میری بات سن کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ علی کی طرف سے بدگمان نہ ہو۔ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ تمہارا مولا ہے کیوں کہ جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔

غدیرِ خم کے اس واقعہ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان اس وقت محبت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے لئے تھا نہ کہ خلافت بلافصل کے لئے اور آپ علیہ الصلوٰۃ وسلام کا اس وقت یہ فرمانا **"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ"** حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی وجہ سے تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے دوستی اور محبت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوستی اور محبت ہے اور مولا علی سے عداوت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت ہے، حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے سب صحابہ میں سے کسی کے ساتھ ایسی محبت نہ تھی جیسی محبت مولا علی رضی اللہ عنہ سے تھی (تصفیہ مابین سنی وشیعہ 33)

اور یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا بُریدہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت یہ اعلان کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں علی کی محبت پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرتا ہوں۔۔

رافضیوں کا اس حدیث سے یہ مفہوم اخذ کرنا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل ہے، اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو اپنا جانشین وخلیفہ مقرر کیا ہے یہ عقیدہ بالکل غلط ہے اور رافضیوں کے اس باطل عقیدہ میں نیم رافضی وتفضیلی بھی شامل ہیں جو اُن باطل عقائد کی ترجمانی کرتے

ہوئے نظر آتے ہیں، میں ان لوگوں کی اصلاح کی خاطر یہ عرض کروں گا کہ آپ اپنے عقائد حقہ کو ان کے عقائد باطلہ سے ملا کر خراب نہ کریں ،اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو آدمی مولا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کرے اس پر رافضی ،شیعہ ہونے کا الزام لگا یا جاتا ہے،میرے دوست میرے بھائی یہ بات غور سے سن لے،مولا علی کا ذکر کرنا رافضی ہونے کی علامت نہیں ہے، رافضی وشیعہ ہونے کی علامت بغض صحابہ کرام ہے اور مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تمام نبیوں سے افضل ماننے کا نام ہے،اسی طرح کی باطل تاویلات اس حدیث مبارکہ سے نکال کر اپنے باطل ہونے کا ثبوت دینے کا نام ہے''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوۡلَاہُ**'' سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل ثابت ہے، یہ تھی اصل وجہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰہ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت اور حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کا ازالہ فرمانا تھا۔۔

ہمارے دوست ڈاکٹر پروفیسر علامہ عمر حیات الحسینی بوسن''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوۡلَاہُ**'' پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سنی وشیعہ کتب کی روایات سے یہ بات بخوبی عیاں ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل نہیں تھے۔اگر آپ کے خلیفہ بلافصل ہونے کا کوئی حکم قرآن وحدیث میں ہوتا اور آپ خلیفہ منصوص من اللہ ہوتے تو وہ خود دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی دوسرے کی خلافت ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہ کرتے مندرجہ ذیل روایت کے معنی ومفہوم کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو ورغلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غدیر خم پر کھڑے لوگوں کو فرمایا''**مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوۡلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَّالَاہُ وَعَادِمَنۡ عَادَاہُ**'' جس کا میں محبوب اور دوست ہوں تو یہ علی بھی اس کے محبوب اور دوست ہیں، یا اللہ! تو اس شخص کو محبوب رکھے

اورتواس شخص کودشمن رکھ جوعلی کودشمن رکھے، پھرلفظ مولیٰ کے معانی بیان کرتے ہوئے المنجد(جوایک عیسائی کی لغت کے اعتبار سے علمی کاوش ہے) کےحوالہ سے لکھتے ہیں۔۔

1 مالک ،2 سید،3 عبد، 4 مُعتِق ،5 مُعتَق ،6 مُنعِم 7، مُنعَم علیہ، 8 محبّ ،9 صاحب ،10 حلیف، 11 جار،12 نزیل،13 شریک،14 ابن العم ،15 ابن الاخت ،16 مہر،17 قریبِ مطلق، 18 ولی، 19 دوست، 20 تابع۔مذکورہ بالامعانی سے ظاہرہے کہ مولا کا معنی خلیفہ بلافصل نہیں ہے،خودروایت کے الفاظ میں غورکروکہ مولا معنی خلیفہ بلافصل ہوتو پھرحضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولا ہونے کے کیامعنی ہوں گے؟

قرآن کریم میں ہے" **فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوۡلٰہُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡ مِنِیۡنَ** (پارہ28،سورۃ تحریم سورہ نمبر66،آیت 4)یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالیٰ دوست ہے،اورجبرائیل وصالح لوگ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ بلافصل ہیں (آل واصحاب ص599)

☆عیدغدیرمنانے میں عقائدباطل☆

برادران اسلام، کسی نے بھی" **مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوۡلَاہ** "والی حدیث مبارکہ سے لفظ مولیٰ سے مرادمولاعلی المرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت ظاہری وباطنی ثابت نہیں کی۔اس کامخالف صرف شیعہ رافضی ہے،اوراس کے ساتھ ساتھ تفضیلی بھی شامل حال ہیں، جورافضیوں کی طرح اس حدیث مبارک سے مولاعلی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل ثابت تونہیں کرتے لیکن رافضیوں کی پیروی کرتے ہوئے اس حدیث کے ذریعے سے

خلافت کی تقسیم میں مبتلا ہو کر یہ اعلان کیا کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت باطنی میں خلیفہ بلافصل بنایا اور اسی خوشی میں یہ عید غدیر بھی رافضیوں کے طرح مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خلافت ظاہری میں ہم مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو چوتھے نمبر پر مانتے ہیں اور خلافت باطنی میں خلیفہ بلافصل اور پہلے نمبر پر مانتے ہیں اس لئے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان ہے ''**مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ**'' آپ رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اعلان ہوا اس لیے ہم خوشی مناتے ہیں کہ آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولایت کے منصب پر قائم فرمایا، رافضی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد خلافت بلافصل ہے اور نیم رافضی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے ذریعے آپ رضی اللہ عنہ کو خلافت باطنی اور ولایت کا منصب ملا۔

میرا سوال ہے ان نیم رافضیوں سے کہ مولا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اس اعلان اور غدیر خم سے قبل ولایت کے منصب پر فیض تھے یا نہیں؟

صحابی کا درجہ ولایت کے درجے سے اعلیٰ اور افضل ہے اس دھوکے سے عوام کو گمراہ نہ کرو، خلفاء ثلاثہ خلافت ظاہری و باطنی میں مولا علی رضی اللہ عنہ سے اعلیٰ و افضل ہیں، شرح فقہ اکبر، ص 61، پر ہے کہ اس پوری امت کا اجماع ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام اولین و آخیرین میں سے ولایت میں سب سے افضل ہیں ''**فَهُوَ اَفْضَلُ الْاَوْلِيَاءِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَقَدْ حُكِيَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى ذَالِكَ**(ضرب حیدری، ص 170)

جناب محترم خلافت ظاہری و باطنی کے چکر دے کر آپ رافضیوں کی ترجمانی نہ کریں۔ میری یہ کاوش اپنے سادات کرام اور عوام اہل سنت کی راہ نمائی کے لیے ہے کہ

سیدنا مولا علی مشکل کشا المرتضی کرم اللہ وجہہ کے شان میں تنقیص یا تنقید یا اس حدیث سے لفظ مولیٰ کے انکار میں نہیں۔

الحمدللہ ہم سیدنا علی پاک رضی اللہ عنہ کو اپنا مولا مانتے ہیں اور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان حق ہے ہم اس کے منکر نہیں اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر صحابی رضی اللہ عنہ میرے نبی علیہ السلام کا خلیفہ بلافصل ہے کیوں کہ انہوں نے ظاہری و باطنی علوم اور فیوض و برکات آقا علیہ الصلوٰۃ السلام سے بغیر واسطہ کے حاصل کیے، اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی خاص ہیں اور آپ علیہ السلام کے شاگرد اور مرید، خلیفہ بلافصل، اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاسبان ہیں، لیکن رافضیوں کا خلیفہ بلافصل مولیٰ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو کہنا خلفاء ثلاثہ کی خلافت کا انکار کرنا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ چند صحابہ کرام علیہم الرضوان کی صحابیت کے علاوہ باقی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے منکر ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت نص قطعی سے ثابت ہے رافضی آپ کی صحابیت کے منکر ہیں۔ اور کچھ نیم رافضی ملاں یہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا مولیٰ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے خصائص کی بات ہو تو تم لوگ یہ خصائص دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ثابت کرنا شروع کر دیتے ہیں، میرے بھائی جو فضائل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سیدنا و امامنا مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو حاصل ہیں ہم وہ مانتے ہیں لیکن تمہاری **تاویلات** ہم اپنے اوپر مسلط کر کے اپنے ایمان کو خراب نہیں کر سکتے تمہاری ''**مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ**'' میں جو باطل **تاویلات** اور باطل عقائد ہیں اس کو کیسے مانا جائے، لفظ مولیٰ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ھی اس سے مراد آپ کی خلافت بلافصل ثابت ہے بلکہ لفظ

مولیٰ جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا اسی طرح دیگر مواقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا ہے ہاں یہ اعزاز آپ کیلئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی محبوبیت اس فرمان سے عام فرمادی جس پر سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو مبارک دی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ آپ ہمارے بھی مولیٰ ہیں

نوٹ، اگر لفظ ''مولیٰ'' سیدنا علی المرتضی علیہ السلام کے لئے خاص ہے تو پھر یہ لفظ، دیگر حضرات کے لئے تو نہ بولیں، جیسے مولیٰ حسن، مولیٰ حسین، مولیٰ زین العابدین، مولیٰ امام باقر، مولیٰ جعفر صادق علیہم السلام علیٰ ھذا القیاس، اس سے کیا مراد ہوگا کہ یہ حضرات بھی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ بلا فصل ہیں، روافض تو صرف مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ باقی گیارہ افراد کو امام مانتے ہیں: الحمدللہ سنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد اور علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد، امام حسن و حسین، اور امام حسن عسکری علیہم الرضوان کی تمام اولاد اطہار کو اپنا مولیٰ اور امام مانتے ہیں۔ رافضی گھوڑے کو بھی مولا کہتے ہیں اس سے کیا مراد لیا جائے گا؟

☆فصل پنجم خلافت ظاہری و باطنی کی تقسیم کاری کی غلط فہمیاں☆

خلافت ظاہری و باطنی کا فریب دینے والوں کا رد بلیغ

☆خلافت ظاہری و باطنی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل ہیں☆

امت کے سب سے بڑے قطب، غوث، اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائب وخلیفہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں:

☆ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شہرت تو خلافت وسیاست میں ہے اوران کی افضلیت معرفت ولایت میں ہے (احیاء العلوم، ج1، ص88)

☆ امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: محمدی اولیاء میں انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں (الیواقیت والجواہر، ج2، ص328، مطبوعہ دارالکتب بیروت)

☆ حضور داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: صفا ایک اصلی اور ایک فرعی ہے۔ اہل صفا سے اغیار سے دل کا انقطاع اور فرع غدار (دھوکہ باز) دنیا سے دل کا خالی ہونا ہے اور یہ دونوں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھے، اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ اہل طریقت کے امام تھے (کشف المحجوب، ص32)

☆ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان میں سے بعض اولیاء ایسے ہوتے ہیں جن کی حکومت ظاہری ہوتی ہے، انہیں مقام ومرتبہ کے لحاظ سے جس طرح خلافت باطنی حاصل ہوتی ہے اسی طرح خلافت ظاہری بھی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان وحضرت علی وامام حسن رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں.

(فتوحات مکیہ، ج2، ص9، مطبوعہ بیروت، رسائل ابن عابدین، ج2، ص265، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ کوئٹہ، ضرب حیدری، ص183)

☆ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اولیاء مومنین میں سب سے بڑے ہیں (الصواعق المحرقہ، ص363)

☆ علامہ امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے قطب

وغوث حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ہوئے ہیں اورسلف وخلف کااسی پراجماع ہواہے۔اوراس سے خلافت پرقول واجماع وسوادِاعظم کے اتفاق کے معارضی ہونے کی وجہ سے متروک اورواجب التاویل قرار پایا۔

مزیدآپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعدسب سے پہلے خلفاء اربعہ (حضرت ابوبکروعمروعثمان وعلی رضی اللہ عنہ) کی ترتیب پرمرتبہ قطبیت سے مشرف ہوئے پھران کے بعدامام حسن رضی اللہ عنہ اوراسی پرجمہوراولیاء کااتفاق ہے(شرح الزرقانی علی المواہب ج7ص479)

☆امام شامی علیہ الرحمہ ایک جگہ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے شیخ حضرت علی الخواص علیہ الرحمہ کاقول نقل کرتے ہیں۔نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس امت میں سب سے پہلے قطب (غوث) حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ہیں(رسائل ابن عابدین،ج2،ص275)

☆ شیخ امام محمدعبدالرؤف مناوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قطب وہ غوث ہوتاہےاوروہ اپنے زمانے کےاولیاء کاسرداروامام ہوتاہےاورکبھی وہ خلافت ظاہری سے بھی حاصل کرلیتاہے جیساکہ اس نے خلافت باطنی حاصل کی ہوتی ہے جیسے شیخین حضرت ابوبکروحضرت عمر،حضرت عثمان،حضرت علی،حضرت امام حسن ،اورحضرت عمربن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم کوخلافت باطنی کے ساتھ ساتھ خلافت ظاہری بھی حاصل ہوئی (التوقیف علی مہمات التعاریف،ج1،ص586)

☆علامہ مناوی علیہ الرحمہ حضرت شیخ ابن عربی علیہ الرحمہ کےحوالہ سے لکھتے ہیں کہ اقطاب میں سے کچھ وہ ہیں جنہیں ظاہری حکومت بھی حاصل ہوئی ہےاورمقام ولایت کےلحاظ سے خلافت باطنی حاصل ہوئی ہے جیسے کہ حضرت ابوبکر،حضرت عمر،حضرت عثمان،حضرت

علی،اورحضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم ہیں(الکواکب الدریۃ فی تراجم السادۃ الصوفیہ،ج1،ص511،الطبقہ الثالث دارالکتب العلمیہ)

☆ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ باقی باللہ سرکار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلا کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قطب ہوئے۔قطب وہ ہوتا ہے جواپنے وقت میں واحد اوریگانہ ہوتا ہے جس کوغوث کہتے ہیں۔وہ اپنے زمانے کا سرداراوروقت کاامام ہوتاہے۔ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ان کے بعد مولیٰ علی رضی اللہ عنہ ہیں جوشہرعلم کے دروازہ ہیں یکے بعد دیگرے قطب ہوئے اورانہیں پرخلافت کا خاتمہ ہوگیاان کے بعد حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما بھی قطبیت کے مقام میں کامل واکمل ہوئے ہیں(مکتوبات خواجہ باقی باللہ،ص112)

☆ علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ بات اہل شرع وحکماء کے نزدیک متفق علیہ ہے،جیسے کہ صاحب حکمۃ الاشراق نے اپنی کتاب میں کہاہے اللہ تعالیٰ کااس کی زمین میں خلیفہ پایاجاناضروری ہےاوروہ کبھی صرف ظاہر میں متصرف ہوتا ہے جیسے سلاطین بادشاہ یاصرف باطن میں جیسے اقطاب (غوث)اورکبھی دونوں خلافتوں کا جامع ہوتا ہے جیسے خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق اورحضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما لیکن ہمارے زمانے کے بعض جاہلوں نے اس کاانکارکیاہے۔ (نسیم الریاض فی شرح شفاء ،ج2،ص212،ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،ضرب حیدری ص179)

☆ امام ابوطالب مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: صدیق ورسول علیہما الصلوٰۃ والسلام کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہےاورآج کا قطب وہ ہے جو جماعت ثلاثہ اوتادسبعہ اورچالیس اورستر سے لے کرتین سوتک ابدال کاامام ہے۔یہ سب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے میزان میں ہیں (قوت القلوب، ج3،ص190، دارالاشاعت کراچی)

☆ حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز میرے سینہ میں ودیعت نہیں فرمائی مگر تحقیق میں نے اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں ودیعت کردیا یہ (حدیث) تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تخصیص ازروئے شرف وفضلیت کے ہے۔ یہاں سے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں نہ تو کوئی پیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا ہے اور نہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا کوئی مرید بنا ہے (سبع سنابل،ص14 تا16)

☆ شیخ الاسلام والمسلمین مخدوم جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینہ میں ڈالا ہے وہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں ڈال دیا ہے۔ یہ صبی (اسرار کا ڈالنا) دل سے دل کی طرف تھا کہ زبان اور کان کو اس کی خبر تک نہ ہوئی، خوش قسمت وہ پیر اور خوش قسمت وہ مرید جب سے یہ جہان بنا ہے، نہ کوئی ایسا پیر دیکھا ہے اور نہ کوئی ایسا مرید سنا ہے (فوائد رکنی مخدوم جہاں علیہ الرحمہ، دلیل الیقین من کلمات العارفین،ص261)

☆ شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: دین متین کے اندر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام قطب حق ہے۔ آپ تمام کاموں میں سب سے سبقت لے گئے ہیں اور جو کچھ حق تعالیٰ نے ذات پاک مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ مبارک پر اتارا، آپ علیہ السلام نے وہ سب کا سب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینہ مبارک میں منتقل فرمادیا ہے اور جو کچھ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاصل کیا یقیناً اس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا (منطق الطیر)

☆امام شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسلمانوں نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی افضل نہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو سال چار ماہ خلیفہ رہے اور وہ اس اُمت کے پہلے قطب ہیں۔ (رسائل ابن عابدین، ج2، ص264)

☆حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ہم اہل سنت کے نزدیک چاروں خلفائے راشدین ہر دو خلافتوں کے جامع تھے (فتاویٰ مہریہ ص145)

☆امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اُمّت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ممتاز ہوئے اور ان کے بعد حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کو عطا ہوا۔ اس کے بعد پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ پھر امام حسن پھر امام حسین سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے رضی اللہ عنہم (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص106، ماخذ 74 زہریلے سانپ، ص335 تا 340)

برادران اسلام خلافت ظاہری وخلافت باطنی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام اہل بیت وصحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل ہیں۔ خلافت ظاہری و باطنی میں تقسیم کاری کرنے والے قرآن وحدیث اور اجماع امت اور مذکورہ بالا بزرگوں کے عقائد سے منحرف ہیں۔ بڑا تعجب ہے کہ اہل علم حضرات لفظ مولیٰ سے خلافت ظاہری و باطنی اور امامت ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی سیدنا داتا علی ہجویری، اور خواجہ خواجگان خواجہ باقی باللہ سرکار اور دیگر اسلاف میں سے کسی نے بھی سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو خلافت ظاہری و باطنی میں افضل نہیں کہا لیکن تعجب ہے ان لوگوں پر جو اہل سنت کے لبادہ میں بظاہر ملبوث ہیں لیکن حقیقت میں ان پر رافضیوں کے رنگ کا اثر ہے جس کی وجہ سے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل تو نہیں کہہ سکتے

لیکن خلافت ظاہری و باطنی کا چکر دیکر لوگوں کو بدعقیدگی اور گمراہی کی طرف دھکیلنے میں کوشاں ہیں۔ اس کی مکمل تفصیل ہمارے بزرگ دوست عالم دین شیخ المشائخ محقق دوراں حضرت علامہ غلام رسول قاسمی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے اپنی کتاب ضرب حیدری ،صفحہ نمبر194 پر تفضیلیوں کو خلافت ظاہری و باطنی کا مفصل جواب دیا ہے ملاحظہ فرما کہ اپنے آپ کو ان رافضی اور تفضیلی گمراہ کن عقائد سے محفوظ رکھیں ،اس دور میں جہاں رافضی و تفضیلی لوگ خلافت ظاہری و باطنی کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنے میں درپے ہیں تو ضروری ہے کہ ہرسنی کے گھر میں ضرب حیدری کا ہونا اور اس کتاب کا مساجد میں درس دینا چاہئے تاکہ لوگ گمراہی سے بچ جائیں ، جزاکم اللہ خیرا۔۔

☆فصل ششم عید غدیر منانے سے سنی اپنے ایمان سے منحرف ہو جائے گا☆

☆اہل سنت کا عید غدیر منانا کیسا ہے؟

عید غدیر اہل تشیع کا تہوار ہے جس کی بنیاد عقائد باطلہ اور قرآن و احادیث اور اجماع امت اور خود مولا علی رضی اللہ عنہ کے عقائد و نظریات کے خلاف ہے اہل سنت کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے ، کیوں کہ جو سنی روافض کے ساتھ ملکر غدیر خم کے واقعہ کو یوم عید غدیر منائے گا وہ سیدنا صدیق اکبر ، سیدنا عمر فاروق ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا منکر ہو جائے گا۔

واقعہ غدیر خم سے سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر کوئی دلیل نہیں ہے، ہاں اس سے آپ کی فضیلت اور محبوبیت اجاگر ضرور ہوتی ہے لیکن اس سے خلافت وامامت مراد لینا جہالت ہے۔

یوم غدیر کو عید منانے والا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت، خلافت وصحابیت کا منکر ہو جائے گا اگر چہ بظاہر اقرار کرتا ہو اس کے اقرار کی کوئی اہمیت نہیں کیوں کہ یہ عقیدہ اہل سنت سے خارج ہو جائے گا اور عقائد باطلہ میں داخل ہو جائے گا۔

☆حکیم الامت مفتی احمد یار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت قطعی اور منصوص ہے کہ غدیر خم پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ ولسلام نے انہیں اپنا خلیفہ مقرر کر دیا ہے، اس صورت میں شیعہ کی توجیہ درست نہیں (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج8 ص296)

☆حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس خلافت راشدہ پر جمیع صحابہ کرام اور تمام امت کا اجماع ہے، لہٰذا اس خلافت کا منکر شرع کا مخالف اور گمراہ بددین ہے (سوانح کربلا ص42)

☆فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں کہ بعض شیعہ صاحبان نے اس موقع پر لکھا ہے کہ ''غدیر خم'' کا خطبہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل کا اعلان تھا، مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ یہ محض ایک ''تک بندی'' کے سوا کچھ بھی نہیں۔ کیوں کہ اگر واقعی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت بلافصل کا اعلان کرنا تھا، تو عرفات یا منی کے خطبوں میں یہ اعلان زیادہ مناسب تھا ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کا اجماع تھا۔ نہ کہ غدیر خم پر جہاں یمن اور مدینہ والوں کے سوا کوئی نہ تھا (سیرت مصطفیٰ، ص535)

☆ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ: فتح القدیر اور فتوی بزازیہ کے حوالہ سے رقم طراز ہیں: رافضیو ں میں جو شخص مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل کہے وہ گمراہ ہے، اور اگر سیدنا صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے (فتوی رضویہ، ج14، ص250)

☆حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیعہ کہتے ہیں کہ ''مولا'' بمعنی خلیفہ ہے اور اس حدیث سے لازم ہے کہ بجز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ کوئی نہیں آپ خلیفہ بلا فصل ہیں مگر یہ غلط ہے چند وجہ سے۔۔

(1) یہ کہ مولیٰ بمعنی خلیفہ یا بمعنی اولیٰ بالخلافہ کبھی نہیں آتا۔ بتاؤ، اللہ تعالیٰ اور جبرائیل کس کے خلیفہ ہیں حالانکہ قرآن مجید میں انہیں مولیٰ فرمایا **فَاِنَّ اللہ ھُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ** "

(2) دوسرا یہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کے خلیفہ نہیں پھر "**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ**" کے کیا معنی ہوں گے

(3) یہ کہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں خلیفہ تو نہیں تھے حالانکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حیات مبارکہ میں یہ فرمایا تھا تو پھر مولیٰ بمعنی خلیفہ کیسے ہوگا۔

(4) یہ کہ اگر مان لو کہ مولیٰ بمعنی خلیفہ ہی ہو تو بھی بلا فصل خلافت کیسے ثابت ہوگی۔ واقعی آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں مگر اپنے وقت اور موقعہ پر یعنی چوتھے نمبر پر،

(5) یہ کہ اگر یہاں مولیٰ بمعنی خلیفہ ہوتا تو جب سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، الخلافۃ فی القریش، خلافت قریش میں ہے، تم لوگ چونکہ قریش نہیں لہٰذا تم امیر نہیں بن سکتے، وزیر بن

سکتے ہو۔اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ لوگوں کو یاد کیوں نہ کروایا کہ نبی کریم علیہ السلام نے تو مجھے خلافت دے گئے، میرے سوا کوئی خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور تینوں خلفاء کے ہاتھ پر باری باری بیعت کرتے رہے۔معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی نظر میں بھی یہاں مولیٰ بمعنی خلیفہ نہ تھا۔

(6) یہ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرض وفات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مولیٰ علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خلافت اپنے لیے لےلو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکار کیا کہ میں نہیں مانگوں گا ورنہ حضور مجھے ہرگز نہ دیں گے۔اگر یہاں مولیٰ بمعنی خلیفہ تھا تو یہ مشورہ کیسا۔

(7) یہ کہ خلافت کے لیے روافض کے پاس نص قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت چاہیے یہ حدیث نہ تو قطعی الثبوت ہے کہ حدیث واحد ہے نہ قطعی الدلالت کہ مولیٰ کے بہت ساری معنی ہیں اور مولیٰ بمعنی خلیفہ کہیں نہیں آیا (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج8،ص425)

☆ کیا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا عقیدہ بھی خلافت بلافصل پر تھا؟ ☆

خلافت بلافصل پر خود مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا اپنا موقف اس پر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا اپنا فیصلہ مولیٰ علی المرتضی کا فرمان عالی شان ہے کہ اگر میری خلافت کا کوئی عہد لیا گیا ہوتا تو میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منبر کی ایک سیڑھی پر بھی نہ چڑھنے دیتا۔

حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ علی المرتضی

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بابت کوئی عہد لیا ہوتا۔ تو میں اس پر جھگڑا کرتا اور میں ابن ابی قحافہ (ابوبکر) کو اجازت نہ دیتا کہ وہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک سیڑھی چڑھ جائے (کنز العمال، ج6، کتاب الفضائل، مقام سیدنا صدیق اکبر 54، ص سنی فاؤنڈیشن لاہور)

حضرت امام عالی مقام امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میرے بارے میں خلافت کی کوئی وصیت موجود نہیں تھی، اس مضمون کی مفصل روایت یہ ہے۔

ابن عساکر نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اس روایت کی تخریج کی ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ بصرہ میں آئے تو انہیں ابن الکواء اور قیس بن عباد نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ آپ ہمیں اس سے خبر دیں گے جس پر آپ چل رہے ہیں کہ آپ امت پر ایک دوسرے سے ٹکرا کر حکومت کر رہیں۔ کیا آپ کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی وصیت حاصل ہے، جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے متعلق کی، آپ ہمیں بتائیں کیونکہ آپ نے جو بات سنی ہے اس میں آپ معتبر اور امین ہیں اس پر سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ''یہ بات کے میرے پاس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی وصیت اس کے بارہ میں (خلافت) ہو، سو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے۔ میں نے سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی ہے، سو میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہو سکتا۔ اگر امر خلافت میں میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی وصیت ہوتی تو میں تمیم بن مرہ کے بھائی (ابوبکر) اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کو اجازت نہ دیتا کہ وہ دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر پر کھڑے

ہوں۔البتہ(اس صورت میں)میں ان سے لڑ پڑتا خواہ میرے پاس صرف میری ایک چادر ہی ہوتی (میرا کوئی مددگار نہ ہوتا تو میں اکیلا ہی لڑ پڑتا)لیکن رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ ہی قتل ہوئے اور نہ آپ کی اچانک وفات ہوئی ہے(بلکہ) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی دن رات بیمار رہے ہیں۔مؤذن آتا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے نماز کی اجازت دیتے ،پس حکم دیتے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔حالانکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے مرتبہ کو جانتے تھے۔اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روکنا چاہا مگر آپ علیہ الصلوٰۃ ولسلام نے انکار فرمایا اور غضبناک ہوکر فرمایا ''تم عورتیں تو یوسف والیاں ہو ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اپنے معاملات میں غور کیا۔پس ہم نے اپنی دنیا کے معاملات کیلئے اس شخص کو اختیار کرلیا جس پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔اور نماز تو اسلام کا رکن ہے اور یہ رکن دین کا سردار اور دین کا محافظ ہے۔پس ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور وہ اس لائق بھی تھے،انکی خلافت کے بارہ میں ہم سے دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہیں ہوا اور نہ کسی نے کسی کے خلاف گواہی دی اور نہ اس سے بیزاری کا فیصلہ کیا۔پس میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حق ادا کیا اور اس کی فرمانبرداری کو پہچانا اور اس کے لشکروں میں شامل ہوکر اس کی حمایت میں لڑا۔جب مجھے وہ کچھ دیتے تو میں لے لیتا اور جب مجھے لڑنے کیلئے بھیجتے تو میں چلا جاتا اور میں ان کے سامنے اپنے کوڑے سے شرعی حدود نافذ کرتا (تاریخ الخلفاء للسیوطی مطبع محمدی، ص120 ،مقام سیدنا صدیق اکبر ص48،از مفتی علی احمد سندیلوی،سنی فاؤنڈیشن لاہور)

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے اس فیصلہ کن بیان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی خلافت بلافصل کیلئے کوئی وصیت نہ فرمائی تھی۔

☆ کیا غدیر خم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی وصیت تھی ☆

ملا باقر مجلسی کی وضاحت

چنانچہ ملا باقر مجلسی (شیعہ) نے باب اخبار غیر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر یمن میں جہاد کیا۔ تو میں ایک سخت معاشرتی ناانصافی دیکھی جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے شکایت کرتے ہوئے اس کی تنقیص کی۔ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرے کو متغیر ہوتے دیکھا، پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنین سے ان کی جانوں سے زیادہ پیارا نہیں ہوں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آپ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں۔

(بحار الانوار، ج9 ص257، باب اخبار الغدیر، مقام سیدنا صدیق اکبر ص 50)

☆ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مشورہ دینا خلافت کے بارے میں ☆

شرح نہج البلاغہ ابن الحدید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھے جب کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے پاس آئے تو لوگوں نے

آپ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں خیریت معلوم کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ آپ اچھے ہیں ۔راوی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اے!علی تو تین دن کے بعد ڈنڈے کے ماتحت ہو جائے گا۔میں قسم کہتا ہوں میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرے پر موت کو دیکھا ہے اور عبدالمطلب کی اولاد کے چہروں سے موت کو پہچان لیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ علیہ السلام سے اس امر (خلافت) کا ذکر کرکے، اگر یہ امر ہم میں قائم ہونے والا ہے تو ہمیں بتا دیں، اگر ہمارے غیر میں ہونے والا ہے تو ہمیں وصیت کریں۔اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ''**واللہ لاافعل ان منعنالایوتیناہ الناس بعد** ''اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا اگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس سے روک دیا (یعنی ہمارے حق میں وصیت خلافت نہ فرمائی) تو لوگ کبھی بھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے

(شرح نہج البلاغہ لابن الحدید، ج1 ص75، مقام سیدنا صدیق اکبر، ص52، سنی فاؤنڈیشن، لاہور)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس وقت تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی وصیت موجود نہ تھی، ورنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام کے پاس جا کر بھی وصیت کرنے کیلئے نہ کہتے اور نہ ہی سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ جواب دیتے کہ خدا کی قسم! میں ایسا نہیں کروگا۔کیوں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں روک دیا تو پھر لوگ ہمیں آپ علیہ السلام کے بعد خلافت نہیں دیں گے۔بلکہ مولیٰ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے کہ مجھے نبی

کریم علیہ السلام کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو میرے حق میں غدیر اور غزوہ تبوک کے موقع پر خلافت کی وصیت کر چکے ہیں۔مگر مولیٰ علی علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا۔اس سے معلوم ہوا کہ حدیث ''**من کنت مولاہ فعلی مولاہ** ''اور حدیث **انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی**'' سے سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نبی کریم علیہ السلام کے بعد اپنی خلافت کی وصیت نہیں سمجھتے تھے،اس مضمون کی حدیث حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح بخاری باب المعانقہ ''**وقول الرجل کیف اصبحنا** ''میں درج ہے، گویا سنی وشیعہ لٹریچر میں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔۔

☆فصل ہفتم۔عید غدیر کی ابتداء☆

عید غیدیر اہل تشیع کا تہوار ہے۔اہل تشیع کے نزدیک جس کی اصل بنیاد یوم غدیر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو خلافت وامامت دینا ہے۔حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔اہل تشیع اس حدیث ''**من کنت مولاہ فعلی مولا**'' سے یہ استدلال کرتے ہیں مولیٰ بمعنی اولیٰ ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شخص پر اولیٰ بالتصرف ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اولیٰ بالتصرف ہیں۔اور جو اولیٰ بالتصرف ہوتا ہے وہ امام معصوم ہوتا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے فلہٰذا حضرت علی امام معصوم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام قرار دے دیا تو حضرت علی کی موجودگی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت صحیح نہیں ہوئی۔

اہل تشیع کااس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ مولیٰ بمعنی اولیٰ ،یا بمعنی خلافت،یا بمعنی امامت کسی کے نزدیک صحیح نہیں ہے اوراولیٰ بالتصرف،یا خلافت،اورامامت مرادلینابالکل قرآن وحدیث،اوراہل لغت کے نددیک بے بنیاد ہے

اوراس عید غدیر میں بہت سارے خرافات جنم لیے ہوئے ہیں اوران کے ساتھ ساتھ سنی بھی اس زدمیں ملبوث ہیں،یالاعلمی کی وجہ سے یارافضیوں کی محبت کی وجہ سے،دونوں گمراہی کے سبب ہیں۔

اس دورمیں رافضیت کی وبانے بڑوں بڑوں کواپنی لپیٹ میں لے لیاہے،مسلک کے وفادار بلکہ ٹھیکدا بننے والے بھی رافضی رنگ میں رنگ چکے ہیں تفضیلیت بھی درحقیقت رافضیت ہی ہے۔۔

آج اہل سنت میں خودکوسنی کہنے والے بھی کئی مولوی رافضیت کی وبامیں آخری اسٹیج پرپہنچ چکے ہیں یہی لوگ مسلک کے غدار ہیں اوریہی غدارغدیر مناتے ہیں رافضیوں کے ساتھ مل کراوران غداروں نے مفسرین،ومحدثین،اورفقہاءاوراولیاء وعلماء کادامن چھوڑ دیاہے۔اس وقت رافضیت زدہ ایک ہی مولوی ان بزرگوں سے عید غدیرثابت نہیں کرسکتا۔اوروہ غدارمولوی یاوہ آستانے جن پریہ عید غدیرکاجشن منایاجاتاہے رافضیت کی زدسے خالی نہیں۔

☆عید غدیرکابانی عراقی شیعہ☆

اس عید غدیرکابانی عراقی شیعہ حاکم معزوالدین احمدبن ابویہ دیلمی ہے۔سب سے پہلے اسی نے رافضیوں کے ساتھ 18،ذی الحجہ 352ہجری کوبغدادمیں عید غدیرمنائی۔

☆علامہ ابن کثیرعلیہ الرحمہ نے لکھا ہے☆

”ثم دخلت سنة ثنتين وخمسين وثلاثمائة...وفی

ثـامـن عشـرذی الحجه منهاامرمعزالدولة باظهارالزینة ببـغـداد وان تـفـتـح الاسـواق بـالليل كمافی الاعیاد،وان تـضـرب الـدبـادب والبـوقـات،وان تشغل النیران بابواب الامـراء وعـنـدالشرط،فـرحـابعیدالغدیر (غدیرخم) **فـكان وقتاعجیباویومامشهودا،وبدعة منكرة"**

سن 352 ہجری 18 ذی الحجہ کو معز الدولہ نے شہر بغداد سجانے اور رات کو عیدوں کی راتوں کی طرح بازار کھولنے کا حکم دیا۔اور باجے اور بگل بجائے گئے اور حکام کے دروازوں اور فوجیوں کے پاس چراغاں کیا گیا عید غدیر کی خوشی میں تو وہ وقت عجیب اور دیکھنے کا دن تھا اور ظاہری بری بدعت کا دن تھا (البدایۃ النھایۃ لابن الکثیر 15/ 261)

☆امام ابن اثیر جزری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں☆

"وفیهـافـی الثـامـن عشـرذی الـحجة،امـرمعـزالدولة باظهارالزینة فی البلد،واشعلت النیران بمجلس الشرطة، واظهـرالـفـرح،وفتـحـت الاسـواق بـالليل،كمایفعل لیالی الاعیـادفـعـل ذالک فـرحـابعیدالغدیر"یعنی غدیرخم" وضربت الدبادب والبوقات،وكان یوم مشهودا"

اور سن 352 ہجری 18، ذی الحجہ کو معز الدولہ نے شہر سجانے کا حکم دیا اور درباریوں کی مجلس میں چراغاں کیا گیا اور خوشی کا اظہار کیا گیا اور بار کھولے گئے رات کو جس طرح عیدوں کی

راتوں کو کھولے جاتے خوب خوشی منائی گئی عید غدیر خم میں ۔اور باجے اور بگل بجائے گئے اور وہ دیکھنے کا دن تھا (الکامل فی التاریخ، 7/246)

☆امام ذہبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں☆

سنة اثنتين وخمسين وثلاثمئة...وفيها يوم ثامن عشر ذي الحجة، عملت الرّافضة عيد الغدير "عيد خم" ودقت الكوسات وصلوا بالصحراء صلاة العيد "اورسن 352ہجری 18 ذی الحجہ کو روافض (ابتداء میں معزالدین کا ذکر ہے) نے عید غدیر منائی ڈھول بجائے گئے اور میدان میں نماز عید پڑھی (العبر فی خبر من غبر، 2/90)

☆شہادت عثمان رضی اللہ عنہ پرعید غدیر منا کر خوشی کا اظہار کرنا☆

اس یوم کو عید غدیر منانے کی ایک وجہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے خوشی منانا بھی ہے 18 ذی الحجہ 35 ہجری کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا غصب شدہ حق مل گیا۔گویا سبائیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانشینی کے نام پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر خوشی کے لئے یہ جشن (عید غدیر) ترتیب دیا۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا آخری حج 10 ہجری میں ادا فرمایا تھا لیکن 350 ہجری تک اس جشن اور عید کا کسی کو خیال نہ آیا۔ چونکہ آل بویہ انتہائی متعصب اور غالی شیعہ تھے اس

لئے معزالدولہ دیلمی نے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت کو عید کا دن قرار دیا شیعہ کی معتبر کتاب ''تحفۃ العوام'' میں ایک باب قائم کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے (باب چودھواں: بارہ مہینوں کی تاریخہائے سعد و نحس میں) اس میں ماہ ذی الحج کی 18 تاریخ کے تحت لکھا ہے کہ یہ تاریخ ''نیک'' یعنی سعد ہے۔ عید غدیر ہے، خلیفہ ثالث مقتول ہوئے (شیعت تاریخ وافکار، ص320)

شیعہ تو اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشی میں ''عید غدیر'' مناتے ہیں۔ لیکن سنی کی اس بغیرتی و بے حمیتی پر سخت حیرت ہے، بظاہر یہ کہا جاتا ہے کہ اس تاریخ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ حدیث ''**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ**'' ارشاد فرمائی گئی تھی لیکن اس کے درپردہ بہت سارے عقائد باطلہ موجود ہیں اس معلومات کے باوجود بھی کوئی سنی ان رافضیوں کے عقائد باطلہ میں ملوث ہو تو وہ اپنے آپ کے ساتھ ظلم عظیم کرے گا پھر وہ وقت دور نہیں کہ وہ رافضی زبان سے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر سب کرے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت و امامت اور صحابیت کا منکر ہو جائے اور اپنی دنیا و آخرت دونوں خراب کر بیٹھے اور قرآن کا بھی منکر ہو جائے۔

فقیر بخاری دست بستہ عرض کرتا ہے کہ سیدنا مولیٰ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان وعظمت قرآن وحدیث اور اولیاء امت و علماء اہل سنت کے ساتھ مل کر مانیں اور منائیں کوئی گناہ نہیں لیکن رافضی شیعہ کے ساتھ مل کر منائیں گے تو پھر عظیم گناہ کے مرتکب ہوں گئے، اور فاسق، فاجر، کے ساتھ ساتھ ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ کفر کے منصب پر فیض ہو جائیں گئے، استغفر اللہ، اللہ تعالیٰ ایسے عقائد باطلہ سے ہم سب کو محفوظ رکھیں، ان شاء اللہ آخر میں ان کے عقائد باطلہ کو واضح کیا جائے گا۔

☆ واقع خم غدیر کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصال مبارک تک مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو خلافت کے منصب پر جلوہ گر نہیں فرمایا اور نہ ہی اس حدیث کی وضاحت فرمائی کہ جو اعلان غدیر خم میں ہوا اس کے منصب کے حقدار سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں سیدنا مولیٰ علی علیہ السلام کو نہ ہی خلافت دی اور نہ ہی امامت کے لئے مختص فرمایا اور امامت کے لئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تاکیداً حکم فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔ مولیٰ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا اس حدیث مبارکہ میں کوئی خلافت وامامت کا بیان نہیں ہے صرف آپ کی محبت کے لئے حکم فرمایا کہ لوگوں جس طرح مجھے محبوب جانتے ہو اسی طرح علی کو بھی محبوب رکھو

☆ فصل ہشتم، رافضیوں کے عقائد باطلہ انہی کی کتب سے ☆

شیعہ کے عقائد ونظریات انہی کی کتب سے

عقیدہ... اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے ''معاذ اللہ''

(اصلول کافی، ج 1 ص 328، یعقوب کلینی)

عقیدہ... موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے (بحوالہ: حیات القلوب، ج 3 ص 10، از مرزا بشارت حسین)

عقیدہ... جب قرآن پر اعراب لگائے گئے تو شراب خور خلفاء کی خاطر قرآن میں تحریف کی گئے۔ (قرآن مترجم، ص 479، افتخار ڈبو کرشن نگر، لاہور)

عقیدہ... اصلی قرآن حضرت علی کے پاس تھا اسے ابوبکر نے قبول نہ کیا

(تذکرۃ الائمہ ص 8،، ج دہم، باقر مجلسی)

عقیدہ.. جمع قرآن جو بعد از رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا گیا، اصولاً غلط ہے 'معاذ اللہ'

(بحوالہ: ہزار تمہاری دس ہماری، ص560، عبدالکریم مشتاق، کراچی)
عقیدہ...امام مہدی رضی اللہ عنہ جب آئیں گئے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے
(بحوالہ احسن المقال، ج2، ص336، صفدر حسین نجفی)
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن میں بہت ساری آیات گرادی گئیں ہیں مگر جو زیادہ کیا گیا ہے وہ کہیں کہیں حرف بڑھا دیا گیا (تفسیر صافی، ص11)
عقیدہ...تمام پیغمبر زندہ ہوکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت ہوکر جہاد کریں گئے
(تفسیر عیاشی، ج1، ص181)
عقیدہ...حضرت یونس علیہ السلام نے ولایت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو قبول نہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا (حیات القلوب، ج1، ص459، ملا باقر مجلسی)
عقیدہ...مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے (حیات القلوب، ج3، ص2، ملا باقر مجلسی)
عقیدہ... بارہ امام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کے استاد ہیں
(مجموعہ مجالس، ص29، صفدر ڈوگر، سرگودھا)
عقیدہ...حضرت ابوبکر، عمر، وعثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم کی امامت ترک کردینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے (اصول کافی، ج1، ح43، ص420، تہران)
عقیدہ...حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، رضی اللہ عنہم کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے یہ خلافت حق ہے وہ بالکل گدھے کے عضو خاص کی مثل ہے
(حقیقت فقہ حنفیہ، ص72، غلام حسین نجفی)
عقیدہ...ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ وہ دونوں (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) اس دنیا سے چلے گئے اور توبہ نہ کی اور نہ اس کو یاد کیا جو انہوں نے امیرالمومنین (حضرت علی رضی اللہ

عنہ) کے ساتھ کیا۔ان پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو استغفر اللہ

(فروغ کافی، کتاب الروضہ،ص115،مطبوعہ لکھنوں)

عقیدہ...نبی کریم علیہ الصلوٰۃُ والسلام کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے (روزہ کافی، ج8، ح341،ص245)

عقیدہ...ہمارے مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ ہمارے امام اس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں جن تک کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکا (الحکومۃ الاسلامیہ،ص52)

عقیدہ...جب امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گے تو خدا فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد علیہ السلام ہوں گے اور آپ علیہ السلام کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیعت کریں گے

(حق الیقین،ص139 مطبوعہ ایران)

عقیدہ...خدا نے حضرت جبرائیل کو حضرت علی کی طرف بھیجا، وہ غلطی سے حضرت محمد (ﷺ) کی طرف چلے گئے (تذکرۃ الائمہ،ص72، باقر مجلسی)

عقیدہ...حضرت علی کی امامت کا اقرار نہ کرنے والا مشرک ہے

(حیات القلوب، ج3، باب دوم،ص233، ناشر کتب خانہ مغل حویلی، لاہور)

عقیدہ...حضرت یونس علیہ السلام کو ولایت علی کے انکار کی سزا ملی

(من کتاب البرہان فی تفسیر القرآن، ج1،ص250)

عقیدہ...حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی وجہ سے طواف کعبہ ہوا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ آتے تو طواف نہ ہوتا

(وجہ اللہ در بیت اللہ، ج4،ص82، مطبوعہ جعفریہ دار التبلیغ امام بارگاہ لاہور)

عقیدہ...تمام انبیاء کا علم مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں صرف قطرہ اور ذرہ ہے
(کشف العقائد ص220،از سید باقر نثار زیدی)

عقیدہ...امام کے لئے معصوم ہونا شرط ہے بارہ اماموں کے علاوہ کوئی معصوم نہیں لہٰذا ان کے علاوہ کوئی امام بھی نہیں ہو سکتا (توضیح المسائل،ص5)

عقیدہ...اولوالعزم پیغمبر علیہم السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے در کے بھکاری ہیں
(خلقت نورانیہ،ص201 از مولوی طالب حسین کرپالوی،مطبوعہ جعفریہ ادارہ التبلیغ لاہور)

عقیدہ...امام پر وحی نازل ہوتی ہے (الاصول الکافی،ج1،ص171،مطبوعہ تہران)

عقیدہ...محمد بن یعقوب کلینی امام باقر رضی اللہ عنہ کے نام سے یہ عقیدہ لکھتا ہے کہ شیعہ کے سوا سب لوگ حرام زادے ہیں
(فروغ کافی کتاب الروضہ،ص135،مطبوعہ لکھنو)

عقیدہ...جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے برابر ہے۔
جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے برابر ہے۔
جس نے تین دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے برابر ہے
جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہو جاتا ہے۔

عقیدہ...شیعہ مذہب کا کلمہ اسلامی کلمہ کے خلاف ہے اور ان کا کلمہ یہ ہے

"لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلافصل"

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول۔یہی علی اللہ تعالیٰ کے ولی اور رسول ﷺ کے بلافصل خلیفہ ہیں (74 زہریلے سانپ،ص21 علامہ محمد طفیل رضوی صاحب،تحریک تحفظ اسلام پاکستان)

اوراسی طرح اعلان غدیرخم کے واقعہ سے ان کا عقیدہ ہے کے مولیٰ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم خلیفہ بلافصل ہیں جو کہ دیگرعقائد باطلہ کی طرح یہ عقیدہ بھی باطل ہےاورعید غدیرخم کی آڑ میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پرخوشی کا جشن منانا ہے جوان کے نزدیک عین عبادت ہے ،اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تنقیص کرنا رافضیوں کی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کوعقائدہ باطلہ سے محفوظ فرمائیں، آمین ثم آمین

شجرہ مبارک۔

شیخ المشائخ سیدی وسندی قطب الاقطاب محب الفقراء والمساکین صوفی باصفاء۔حضرت پیرسیدمحمد عبداللہ شاہ بخاری رحمت اللہ علیہ۔کی آل اطہار۔ آپ کے 9۔صاحبزادگان ہیں۔

1۔مخدوم پیرسیدریاض حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ۔آپ کی اولاد۔سیدوارث حسین شاہ بخاری سیدیاسرحسین شاہ بخاری سیدمدثرحسین شاہ بخاری سیدمحمدعثمان شاہ بخاری۔

2۔مخدوم پیرسیدنیازحسین شاہ بخاری۔رحمت اللہ علیہ۔آپ کی اولادسیدزوارحسین شاہ بخاری سیداشفاق حسین شاہ بخاری سیدبہارحسین شاہ بخاری سیدمختارحسین شاہ بخاری۔

3۔مخدوم سیدفیاض حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ۔آپ کی اولاد۔سیدمحمدشہزادحسین شاہ بخاری سیدمحمدشہبازحسین شاہ بخاری۔

4۔پیرطریقت رہبرشریعت حضرت علامہ مولانامخدوم سیدسجادحسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ۔آپ کی اولاد سیدمحمدحسنین شاہ بخاری مولاناسیدمحمدسیف الدین شاہ بخاری سیدمحمدابرارحسین شاہ بخاری سیدمحمدحامدحسین شاہ بخاری

5۔مخدوم سیدحاجی محمدشاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ۔آپ کی اولاد۔سیدمحمدیوسف شاہ بخاری سیدمحمدیونس شاہ بخاری

6۔پیرطریقت رہبرشریعت مخدوم سیداعجازحسین شاہ بخاری۔دامت برکاتہم العالیہ۔عرف پیرکالے شاہ۔آپ کی اولاد سیداحسان علی شاہ بخاری۔مرحوم قاری سیدعمرحسین شاہ بخاری سیدضیاءعلی شاہ بخاری

7۔پیرطریقت رہبرشریعت حضرت علامہ مولانامخدوم قاری سیدمحمدشوکت حسین شاہ بخاری۔دامت برکاتہم العالیہ۔آپ کی اولاد سیدحسین عبیداللہ بخاری۔مرحوم قاری سیدمحمدعبیداللہ ھادی بخاری سیدمحمدحبیب اللہ مہدی بخاری سیدمحمدعرفان حسین باقی بخاری سیدمحمدغوث عباس ساقی بخاری

8۔مخدوم سیدلیاقت حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ۔آپ کی اولادسیدصداقت حسین شاہ بخاری سیدخورشیداحمدشاہ بخاری سیدرمضان حسین شاہ بخاری۔مرحوم سیدمزمل حسین شاہ بخاری

9۔پیرطریقت رہبرشریعت صوفی سیداشفاق حسین شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

والسلام مع الاکرام

مخدوم ملت مجاہد اہل سنت محافظ ناموس رسالت و اہل بیت وصحابہ کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام

وارث علوم ومسند علامہ مفتی **سید ھدایت اللہ شاہ بخاری** رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد سید غوث عباس ساقی

صاحبزادہ مولانا **قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری**، شجاع آبادی

خادم، تبلیغ صوفیاء ودعوت الی الخیر جماعت ناجیہ صالحہ

خطیب، جامع مسجد قادر آباد، موضع خوجہ

مدرس جامعہ مجددیہ نثاریہ رحمت العلوم چاہ میلتیاں والا شاہ پور اُبھا

شاخ، آستان مقدس سادات بخاریہ بستی خوجہ شریف

رابطہ خط وکتابت۔ لائبریری ہدایت الاسلام،

خانقاہ شریف نقشبندیہ مجددیہ قادریہ نثاریہ سیفیہ بخاریہ

تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان، ڈاکخانہ بستی خوجہ براستہ سکندر آباد

03056643463

اہل بیت سے پوچھ
کتنے عظیم ہیں صدیق

المعروف بہ
تحفہ بخاری

ہزار سالہ
مُجَدِّد کا مَقام
0305-6643463